ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۵
شمارہ ۱۴

## رئیس قادیان کا خاندان اور حکومت انگلشیہ

احادیث مبارکہ کی روشنی میں
محرم الحرام اور عاشورہ کی فضیلت

شائستگی تحریر اور آسمانی فیصلہ

حیات عیسیٰ علیہ السلام

مسئلہ ختم نبوت اور مرزائی

کارمینا
بدہضمی، قبض، گیس،
سینے کی جلن، تیزابیت
وغیرہ کا اچھا علاج ہے۔
carmina
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیئے۔
آوازِ اخلاق
معاف کر دینا بہترین انتقام ہے۔

# ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ | ۵ محرم تا ۱۱ محرم ۱۴۰۷ھ — ۱۲ ستمبر تا ۱۸ ستمبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۱۴


## اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف
گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ـــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاول پور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلور کوٹ ـــــ حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
ربوہ ـــــ شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی ـــــ عبدالخالق علوی
پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ـــــ طاہر رزاق
مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــــ مولوی فقیہ محمد
لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد
ملتان ـــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ـــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

## سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

## بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ ـــــ
دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ
بارباڈوس ـــــ اسماعیل قاضی
کینیڈا ـــــ آفتاب احمد،
ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا
برطانیہ ـــــ محمد اقبال،
اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک ـــــ محمد ادریس
ناروے ـــــ غلام رسول
افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی
ماریشش ـــــ محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان


### زیرِ سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ،
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

### مجلسِ ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

### مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

### انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

### رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

### سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ـــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ـــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

### برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

| | |
|---|---|
| امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز | ۴۲۵ روپے |
| افریقہ | ۳۷۵ روپے |
| یورپ | ۳۷۵ روپے |
| وسطی ایشیا | ۳۷۵ روپے |
| جاپان۔ ملائشیا | ۳۷۵ روپے |
| سنگاپور | ۳۷۵ روپے |
| چائنا | ۳۷۵ روپے |
| فی جی۔ نیوزی لینڈ | ۳۷۵ روپے |
| آسٹریلیا | روپے |
| خلیجی ممالک | روپے |

# عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن میں علما کی تقاریر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دوسری عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کے ویمبلے ہال میں نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ انگلینڈ کے مختلف شہروں سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان آئے۔ ہند و پاک کے علماء کرام کے علاوہ عرب ممالک اور یورپ کے مندوبین و خطباء بھی شریک کانفرنس تھے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے صبح ۳۰-۹ پر ہوا۔ نعت شریف پڑھی گئی اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے ویمبلے سینٹر کانفرنس ہال گونج اٹھا۔ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی نے عربی میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس کا خلاصہ مولانا محمد بلال پٹیل نے اردو زبان میں پیش کیا۔ آپ کے بعد فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم بری نے علماء کرام و مشائخ عظام اور ہزاروں مسلمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبد اللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد نے خطاب کیا (جو عنقریب آرہا ہے) آپ کے بعد مولانا احسان اللہ فاروقی صاحب نے خطاب فرمایا۔

## مرزائیت کا مقابلہ ہر جگہ کیا جائے گا

مولانا سیف الدین سیف (لاہور) کا خطاب۔

صاحب صدر گرامی قدر معزز علمائے کرام! آج کی اس عالمی ختم نبوت کانفرنس کو دیکھ کر ایمان میں تازگی پیدا ہوئی کہ برطانیہ کی اس سرزمین پر بھی مسلمان اپنے دلوں میں وہی جذبہ اور محبت لیے ہوئے ہیں جو پاکستان میں مقیم مسلمانوں کے دلوں میں ہے۔ دیار غیر میں رہنے والے حضورؐ کے امتی اپنے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی ہی محبت کرتے ہیں جتنی کہ دیگر اسلامی ممالک کے مسلمان محبت کرتے ہیں۔ الحمد للہ ایک مسلسل محنت اور کوشش کے بعد (جو ہمارے اکابر نے کی ہیں) یہ ایک کامیاب کانفرنس نظر آتی ہے۔ یہ صرف وقتی نہیں بلکہ اب ابدی ہے۔ جب تک قادیانیت اسلام کا مقابلہ کرتی رہے گی ہم بھی اس کو ناک چنے چبواتے رہیں گے اور دنیا پر واضح کر دیں گے کہ قادیانیت اور مرزائیت ایک عظیم فتنہ ہے جس نے سیاست کی دنیا میں مسلمانوں کے بیچ گھس کر ان کو نقصان پہنچانے کے لیے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے طور پر منصوبہ بنا رکھا تھا کہ عوام کی ہمدردیاں حاصل کرو۔ انگریزوں کی جاسوسی کرو ہندوؤں کو خوش کرو صیہونی طاقتوں کے اشارۂ ابرو پر ناچو۔ مملکت حاصل ہو جائے گی اور دنیا میں قادیانیت کا سورج چمکنے لگے گا مگر ان کے خواب ادھورے رہ گئے جب انہوں نے دیکھا کہ علمائے کرام، مشائخ عظام اور عام مسلمین ان کی سیاست کو سمجھ گئے۔ ان کے منصوبے سے واقف ہو گئے اب کہاں وہ حکومت کے خواب اور اب کہاں یہ حال کہ ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ اب اس کے سربراہ نے آپ کے ملک میں پناہ لی ہے اور یہاں کے عوام میں اپنا مقام پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن افسوس کہ ان کی چال یہاں بھی کامیاب نہ ہو سکی۔ یہاں پر بھی اکابر تشریف لائے اور قادیانیت کے بخیے ادھیڑے اور ادھیڑتے رہیں گے۔ میں تمام مسلمانوں سے اپیل کروں گا کہ ان اکابر کا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ والسلام

> عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ
> ہے ہر مسلمان کو اسلام کے ناطے
> اس عقیدہ کو اپنے دل میں راسخ کرنا چاہیے!

مولانا عبدالقوی صاحب (ملتان) کا خطاب

میرے لیے یہ انتہائی سعادت ہے کہ مجھے اس عالمی ختم نبوت کانفرنس میں حاضری کا موقعہ ملا۔ میں اپنے مختصر وقت میں چند گذارشات پیش کروں گا۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے اور ہر مسلمان کو اسلام کے ناطے سے اس عقیدے کو اپنے دل میں راسخ کرنا ضروری ہے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ عقیدہ اس کی نظر و فکر میں پختہ نہ ہو جائے۔ اس فتنے کی ابتداء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں اسود عنسی کذاب سے ہوئی۔ آپؐ نے اپنے جاں نثار صحابہ کو اس کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف ۱۲ ہزار صحابہ کا لشکر روانہ کیا۔ ادھر سے مسیلمہ کذاب ۴۰ ہزار نفری کو لے کر آیا۔ مقابلہ ہوا اور مسیلمہ کذاب واصل جہنم ہوا۔ اسی طرح اسی زمانے میں طلیحہ نامی ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ تشریف لے گئے۔ اس نے گھبرا کر وہاں سے فرار حاصل کیا۔

ان تمام واقعات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کس قدر ہے اور ان منکرین کے لیے کیا کیا گیا۔ ہمارے اکابر و اسلاف ان منکرین کی سرکوبی کے لیے ہر وقت تیار رہے ہیں۔ ان کی سرپرستی میں آگے بڑھتے رہے۔ اور اس فتنۂ خبیثہ کا ہر جگہ مقابلہ کریں گے۔ (وما علینا الا البلاغ)

## قادیانیوں کو دعوت اسلام

(مولانا خداداد الرحمٰن درخواستی کا خطاب)

حضرات محترم! مختلف موضوعات پر آپ حضرات خطابات سن رہے ہیں۔ میں اس وقت آپ کے سامنے ایک مختصر بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلام ہونے کی حیثیت سے میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں کہ وہ قادیانیت کو ترک کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ اس سے قبر بھی بن جائے گی اور آخرت بھی سدھر جائے گی۔ مرزا غلام احمد کے کاذب ہونے پر بے شمار دلائل ہیں اور خود قادیانی پڑھا لکھا طبقہ

اس سے بے خبر نہیں۔ جب اس کا دعویٰ کاذب ہے تو پھر اس کے ہاتھوں میں ہاتھ دینا آخرت برباد کرنا ہی ہے۔ اس لیے قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ غور کریں اور اسلام کا دامن تھام کر اپنی عافیت بنائیں۔

(وما علینا الا البلاغ)

## قادیانی کیوں کافر ہیں

(حضرت مولانا محمد حنیف صاحب مہتمم جامعہ خیر المدارس کا خطاب)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ جناب صدر، معزز علمائے کرام و برادران اسلام!

آج کی عظیم دوسری بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کو اپنے لیے باعث سعادت سمجھتا ہوں اور اس میں اپنے تاثرات کو مختصر وقت میں بیان کروں گا۔

حضرات محترم! یہ عظیم الشان کانفرنس جس کے بارے میں شاید پہلے کچھ دنوں میں یہ شبہ گذرا ہو کہ یہ کانفرنس گذشتہ سال کی کانفرنس کے مقابلے میں اتنی کامیاب نہیں ہوگی! لیکن اللہ کے فضل و کرم سے آج کے اس عظیم اجتماع کو دیکھ کر اس سے بہتر پایا اور اس کا اظہار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا کہ برطانیہ کے نوجوان علماء کرام نے اور قائدین ختم نبوت نے اس تحریک کو پروان چڑھایا اور آج ہم اور آپ اس کو دیکھ رہے ہیں۔

حضرات محترم! قادیانی گروہ کافر کیوں ہیں؟ آج بہت سے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو ہم پڑھتے ہیں۔ ان کی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ہماری طرح کرتے ہیں پھر انہیں کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

حضرات محترم! اب یہ مسئلہ کوئی خفیہ مسئلہ نہیں رہا۔ بحمدہ تعالیٰ تحریر و تقریر کے ذریعہ پوری دنیا میں ہمارے اکابر علماء دیوبند نے عالمی مجلس نے قادیانیت کے فتنے کو اچھی طرح بے نقاب کر دیا ہے

حضرات محترم! قادیانی قرآن مجید کا انکار کرتے ہیں اس لیے وہ دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے جاتے ہیں قرآن کی ایک آیت کا منکر بھی کافر ہے چونکہ قادیانی نے قرآن مجید کا انکار کیا۔ اس میں تحریف کی۔ اس لیے وہ کافر قرار دیے جاتے ہیں۔

۲۔ اس قادیانی گروہ نے حدیث کریمہ کا انکار کیا۔ وہ احادیث جن میں حضورؐ کی رسالت و ختم نبوت کا بیان ہے۔ اس دین کے خاتم الادیان ہونے کا ذکر ہے۔ اس شریعت کے خاتم ہونیکا ذکر ہے۔ ان تمام احادیث کے منکر ہونے کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۳۔ قادیانی گروہ نے بہت سے ان عقائد کا جو اجماع امت سے بھی ثابت ہو چکے ہیں۔ اس کا انکار کیا۔ ان عقائد کا منکر چونکہ کافر ہے۔ اس لیے بھی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۴۔ قادیانی گروہ نے ان انبیاء کرام جن کی عصمت و عفت، شرافت و نجابت کا قرآن نے ذکر کیا ہے۔ ان کی توہین و گستاخی کی ہے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل کہتا ہے بلکہ آگے بڑھ کر وہ خدا کی گستاخی کا بھی ارتکاب کر چکا ہے ان کی وجہ سے بھی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

میں کن کن باتوں کو آپ کے سامنے بیان کروں۔ اس ملعون نے شعائر اسلام کی توہین کی ہے۔ مکہ مدینہ کی توہین کی ہے۔ ختم نبوت کے عقیدہ میں انکار کی راہ پر چلا ہے۔ انبیاء کرام پر بعن طعن کیا ہے۔ دین اسلام پر طعنہ زنی کی ہے۔ ازواج مطہرات، صحابہ کرام کی توہین کی ہے۔ غرضیکہ اس نے دین اسلام کے کسی بڑے اور اہم رکن کو نہیں بخشا۔ اس لئے عقائد کی راہ میں جو بھی الحاد و گمراہی کی راہ اختیار کرے گا۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ان وجوہات اور دیگر وجوہات کی بنا پر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آخر میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ اس لیے یہ کوئی ڈھکا چھپا مسئلہ نہیں۔ ان کی کتابیں۔ رسائل۔ اخبارات۔ تالیفات اس کفریہ افعال سے پر ہیں۔ ہر معمولی ذہن کا آدمی بھی اسے سمجھتا ہے اور ایسے عقائد کو کفر قرار دیتا ہے۔ اس لیے ان کے بارے میں نرم گوشہ رکھنا کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ کفر کو کفر اور حق کو حق قرار دینا یہ ایمان کی علامت ہے۔

(وما علینا الا البلاغ)

## حق باطل کی معرکہ آرائی

(مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی کا خطاب)

میں عالمی ختم نبوت کانفرنس (لندن) کے انعقاد پر عالمی مجلس کے قائدین کو ہدیہ دست مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے حقیقت میں اسلاف کے زندہ جاوید کارناموں اور مشن کو زندہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے کہ جس دور میں بھی کسی فتنے نے سر اٹھایا اور جس دور میں جو باطل فرقہ دنیا کے سامنے ظاہر ہوا اس باطل کا مقابلہ اس کی بلی میں حق پرستوں نے کیا۔

حضرات محترم! تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالنے سے

## عقیدہ ختم نبوت کوئی نزاعی عقیدہ نہیں

مولانا احسان اللہ فاروقی (لاہور)

آپ نے کہا کہ میں اس وقت اس عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کو اپنے لیے باعث سعادت سمجھتا ہوں عقیدہ ختم نبوت کوئی پیچیدہ یا الجھا ہوا عقیدہ نہیں کہ متشابہات کی آڑ لے کر اس عقیدے کو نزاعی بنا دیا جائے بلکہ چودہ سو سال کے علماء، فقہاء، خطباء، مفسرین، محدثین کے نزدیک یہی عقیدہ متواتر چلا آ رہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور آپ کے بعد جو اس کا دعویٰ کرے گا وہ دجال کذاب ہوگا۔ آپ نے مسلمانان یورپ کے جذبات کو سراہا اور علماء کرام کی قابل قدر محنتوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت باطل نمرود کی شکل میں آیا تو حق ابراہیم علیہ السلام کی شکل میں آیا۔ جب باطل فرعون کی شکل میں آیا تو حق حضرت موسیٰ کی شکل میں آیا تو حق سیدنا عیسیٰ روح اللہ کی شکل میں آیا جب باطل قیصر و کسریٰ کی شکل میں آیا تو حق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آیا۔

حضرات محترم! جب باطل حجاج بن یوسف کی شکل میں آیا تو حق سعید بن جبیر کی شکل میں آیا۔ جب باطل خلیفہ منصور کی شکل میں آیا تو حق امام ابوحنیفہ کی شکل میں آیا جب باطل خلیفہ معتصم باللہ کی شکل میں آیا تو حق امام احمد کی شکل میں آیا جب باطل نظام الملک بادشاہ کی شکل میں آیا تو حق امام غزالی کی شکل میں آیا جب باطل فتنہ تاتار کی شکل میں آیا تو حق امام ابن تیمیہ کی شکل میں آیا۔ جب باطل جلال الدین اکبر کی شکل میں آیا تو حق سیدنا امام مجدد الف ثانی کی شکل میں آیا جب باطل راجہ رنجیت سنگھ کی شکل میں آیا تو حق شاہ اسمٰعیل شہید کی شکل میں آیا۔ جب باطل انگریز کی شکل میں آیا تو حق علماء دیوبند کی شکل میں آیا اور جب باطل مرزا غلام قادیانی کی شکل میں آیا تو حق عطاء اللہ شاہ بخاری کی شکل میں آیا۔

حضرات محترم! تفصیلی تقریر کا موقع نہیں۔ صرف مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج اس عطاء اللہ شاہ بخاری کے مشن کو زندہ کیا جا رہا ہے جس نے انگریز کا مقابلہ کرنے کے لیے جیل کی چاردیواری میں چکی پیسی۔ ایک ایک من گندم پیس کر جس نے جبر کا مقابلہ کیا۔ لیکن ساری زندگی اپنی گردن نہیں جھکائی۔

حضرات محترم! انگریز کا خود کاشتہ پودا پوری دنیا میں ان صیہونی طاقتوں کے بل بوتے پر مسلمانوں کو للکار رہا ہے۔ قادیانیوں کو جب پاکستان میں زوال محسوس ہوا گلی گلی کوچے کوچے میں قادیانیت ایک لعنت بن کر رہ گیا۔ اس کا سہرا قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ مولانا محمد علی جالندھری علامہ یوسف بنوری۔ مولانا لال حسین اختر۔ مولانا محمد حیات۔ اور آج وہی کردار مولانا خان محمد صاحب، مولانا ضیاء القاسمی صاحب مولانا عبدالحفیظ صاحب کے سر ہے۔ ان حضرات کی کوششوں سے قادیانیت کی قلعی کھل گئی۔ بلی تھیلے سے باہر آگئی۔ ان کی اصل صورت بے نقاب ہوکر سامنے آگئی۔

حضرات محترم! اگر یہ قادیانی پاکستان سے نکل کر تمہارے ملک میں آگئے ہیں تو یہاں بھی اس کا ناطقہ بند کرو۔ یہ تمہاری ذمہ داری ہے یہاں کے عیسائیوں کو بتلائیں کہ اس مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰؑ کو کس طرح گالی دی ہے۔ جس طرح یہ مسلمان کا دشمن ہے اسی طرح یہ حضرت عیسیٰؑ کا بھی دشمن ہے۔ اپنے آپ کو مبلغ بناؤ اور فیصلہ کرو کہ یہ قادیانی دنیا کے جس میں جائیں گے۔ ہم وہاں ان کا پیچھا کر کے مقابلہ کریں گے۔

( وما علینا الا البلاغ )

## مرکزی جامع مسجد مدنی اڈہ خواجگان میں جمعۃ المبارک کا آغاز

علاقہ تونسہ کھچل کے مرکزی مقام اڈہ خواجگان پر عظیم الشان جامع مسجد مدنی عرصہ سے زیر تعمیر ہے اور حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت تونسہ کھچل کے زیر اہتمام یہاں ایک عظیم الشان دارالعلوم مدنیہ بھی چل رہا ہے۔ تحریک ختم نبوت کے کارکنوں اور علاقہ کے مسلمانوں کے پرزور اصرار پر یہاں جمعہ شروع کر دیا گیا۔ اس دن مسلمانوں کا جوش و خروش قابل دید تھا۔ افتتاحی جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے خطیب اسلام حضرت مولانا اسرار الحق شاہ صاحب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر علمی تاریخی ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔

## مرزائیت جہاں بھی جائے گی اس کا تعاقب کیا جائے گا

مولانا محمد موسیٰ قاسمی (یوٹن) کا خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

حضرات علماء کرام اور بزرگان دین! آج کی عالمی ختم نبوت کانفرنس کی دوسری زبردست کانفرنس پر میں آپ سب کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

کروں گا میں حقیقت بیاں دوستو
کٹ جائے چاہے میری زباں دوستو
جس زمیں پر ہو نبوت کی توہین دوستو
گر پڑے نہ کیوں وہاں آسماں دوستو

حضرات۔ ختم نبوت کا عنوان بہت وسیع ہے۔ آج چودہ سو سال گزر گئے ہیں اور علمائے امت نے اس موضوع کو بیان کرنا اپنا فریضہ سمجھا ہے۔ آپ کو علماء کرام کی کتابیں اور ملت اسلامیہ کی عظیم شخصیتوں کی تالیفات کے مطالعہ کا موقع ملا ہوگا تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس موضوع کی اہمیت کس قدر ہے اور اس کے تحفظ کے لیے کیا کیا قربانیاں نہ دی گئیں!

حضرات! نبوت کا وہ محل تعمیر ہو چکا ہے۔ اس میں کسی ظلی بروزی نبی کے داخل ہونے کی کوئی جگہ نہیں۔ جو اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا اس کا نام کذاب ہوگا۔ دجال ہوگا۔ اور اسے سخت سے سخت سزا کا مرتکب جانا جائے گا۔ مسیلمہ کذاب کا واقعہ اور اس کا عبرت ناک حشر آپ کے سامنے آچکا ہے کہ کس طرح اس کا تعاقب کیا گیا اور اس کے لیے کن کن حالات سے گزرنا پڑا۔ جب مسیلمہ کذاب کے خلاف علم جہاد بلند کیا گیا اور اسلام کے خلیفہ اول نے کیا تو آج کے مسیلمہ پنجاب کے خلاف بھی علم جہاد بلند کرنا اور اس کے خلاف جانی و مالی قربانیاں دینا ہم سب کا فریضہ ہے۔ جس سے ہم کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

قادیانیوں کو یہ گمان نہیں کرنا چاہیے کہ آج صدیق اکبر نہیں رہے تو کون ان کا مقابلہ کرے گا۔ لیکن انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ آج بھی ان کے غلام در غلام زندہ ہیں وہ ان کا مقابلہ کریں گے اور ہر محاذ پر انہیں شکست فاش دے کر رہیں گے۔

## قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں

گزری پاک (نمائندہ ختم نبوت) تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس گزری کے اطلاعات ونشریات کے سیکریٹری جناب قمر تبسم نے اپنے تحریری بیان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی نشاندہی کی ہے اور حکومت وقت کی چشم پوشی و بے حسی پر اپنے غم و غصے کا اظہار کیا ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو آہستہ آہستہ قلعے میں تبدیل کر رہے ہیں اور مسلح پہرے لگائے جاتے ہیں۔ قادیانی نوجوانوں کو سندھ جنگ کاٹن فیکٹری اور دیگر جگہوں میں غلیل بازی نشانہ بازی و دیگر لڑائی کے طریقے بڑی مہارت سے سکھائے جاتے ہیں۔ عبادت گاہوں میں پتھر جمع کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آخر خفیہ ایجنسیاں ان دہشت گردوں کے بارے میں رپورٹ کیوں نہیں کرتے اور اگر رپورٹ کرتے ہیں تو حکومت کے کارندے ان رپورٹوں پر عملی کارروائی سے کیوں اجتناب کرتے ہیں۔

## پیپلز پارٹی کے جلسہ میں قادیانیوں کی شرکت

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے جنرل سیکریٹری نور محمد خان پٹھان پریس سیکریٹری ڈاکٹر محمد عارف نے کہا ہے کہ بدین میں مس بے نظیر بھٹو کے جلسے میں قادیانیوں نے بھرپور شرکت کی جلوس میں قادیانیوں نے باقاعدہ طور پر پیپلز پارٹی کے بینرز اٹھا رکھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ پیپلز پارٹی کو باقاعدہ طور پر قادیانیوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔

## بھٹو کے بیان کی پرزور مذمت

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں تبلیغ کی سرگرمیوں کیلئے مزید فیصلے کئے گئے۔ اجلاس سے مجلس ہذا کے خازن محمد اکرم ناز صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول بخش پلیجو نے تاریخ سے نابلد ہونے کی وجہ سے محمد بن قاسم جن پر پوری ملت اسلامیہ کو فخر ہے اور علامہ اقبال اور قائداعظم جن کی کوششوں سے پاکستان معرض وجود میں آیا کے خلاف احمقانہ باتیں کر کے سندھ کے انتہا پسندوں کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول بخش پلیجو کو اپنا نام تبدیل کر کے قادیانی بخش پلیجو رکھ لینا چاہئے انہوں نے کہا کہ پلیجو اپنے دل میں مرزا قادیانی کی بہت قدر کرتا ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پلیجو کو گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جائے اور پاگل خانہ میں بند کیا جائے۔

## مولانا نذیر احمد تونسوی کا دورہ کراچی

پچھلے دنوں مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ، کوئٹہ ختم نبوت کانفرنس جھنگور (بلوچستان) سے واپسی پر دورہ کے لئے کراچی پہنچے آپ نے پہلی رات عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد بزرٹا لائن میں درس قرآن دیا درس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بزرٹا لائن کے جناب محمد شفیع رانا قاضی جمشید علی محمد ندیم، عدنان، جمیل احمد، محمد انور نے آپ کو رخصت کیا۔ دوسری رات پروگرام جامع مسجد المصطفےٰ اسٹیل ٹاؤن میں تھا درس قرآن کے بعد مقامی مجلس کے ہفتہ وار اجلاس میں شرکت کی گئی جس کی صدارت مولانا منظور احمد الحسینی نے کی۔ اجلاس میں مولانا محمد انور فاروقی، مولانا سید محمد صادق شاہ صاحب سرپرست عالمی مجلس اسٹیل ٹاؤن کے علاوہ اسٹیل ٹاؤن مجلس کے جنرل سیکریٹری جناب خالد نعیم خازن امیر اعظم چیئرمین مجلس شوریٰ امیر عبداللہ، بیٹھ کا رکن محمد افضل، غلام حیدر، ریاض احمد اور مقام مصطفےٰ کمیٹی کے صدر میاں محمد اقبال کے علاوہ دیگر احباب بھی موجود تھے اجلاس میں بن قاسم تھانہ میں قادیانیوں پر درج شدہ مقدمہ پر بھی غور کیا گیا۔

## مجلس ٹنڈو غلام علی کا سہ ماہی اجلاس

گذشتہ دنوں ٹنڈو غلام علی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس ہوا۔ تنظیم کی سہ ماہی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کی کارروائی قاری عبداللہ نے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا نذیر احمد بلوچ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے اور ہمیں متحد اور مضبوط ہو کر اسی پلیٹ فارم سے ختم نبوت کے کام کو تیز سے تیز کر دینا چاہئے۔ آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو مزید تیز کرنے کے لیے ایک پانچ رکنی کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ کمیٹی کے رکن شاہد اقبال آرائیں، محمد اعجاز جاٹ سید زبیر احمد شاہ، ڈاکٹر منصور احمد میمن۔ محمد یعقوب آرائیں کو منتخب کیا گیا ہے۔

## چوک کا نام

## امیر شریعتؒ کے نام پر رکھ دیا گیا

مانسہرہ (منظور احمد شاہ نمائندہ ختم نبوت مانسہرہ) شاہراہ ریشم جب مانسہرہ شہر کے جنوب سے گزرتی ہے محلہ ڈب نمبر ۲ میں پہنچ کر چوک کی شکل اختیار کرتی وہاں پکھوال روڈ اکراس میں مل جاتا ہے۔ اسی چوک میں راقم الحروف کی جامع مسجد امیر حمزہؓ واقع ہے۔ جس میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ راقم نے ٹاؤن کمیٹی مانسہرہ میں ایک درخواست پیش کی تھی جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ اس چوک کا نام تحریک آزادی کے نامور قائد ختم نبوت کے مبلغ اعظم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام نامی سے موسوم کر دیا جائے اس سلسلہ میں حضرت مولانا عبداللہ خالد صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ نے بھی کوشش بلیغ فرمائی اور بلدیہ مانسہرہ کے ممبران نے چیئرمین بلدیہ غلام سرور خان کی صدارت میں منظوری دے دی اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حضرات نے بڑا تعاون فرمایا۔ محبوب علی صاحب ایڈووکیٹ، جناب اسلم خان صاحب، جناب محمد اسمٰعیل صاحب جناب پرویز اختر ایڈووکیٹ، جناب طارق خان صاحب چیئرمین بلدیہ، جناب ریاض خان صاحب اور انور سلطان صاحب فضل الرحمٰن خان جہانگیری اور لیڈی کونسلر یوں اب اس چوک کا نام "بخاری چوک" رکھ دیا گیا ہے آخر میں مانسہرہ کے علماء نے ممبران بلدیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا زندہ قومیں اپنے محبوب رہنماؤں کو یوں بھی یاد رکھتی ہیں اور خراج عقیدت پیش کرتی ہیں۔

صدائے ختم نبوت

# قادیانی ہتھکنڈے

تمام مسلمان اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ قادیانی ٹولہ ایک سازشی ٹولہ ہے۔ اسلام سے بغاوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے غداری اور ملت اسلامیہ سے عداوت اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ نبی عربی ﷺ کے مقابلے میں قادیان کے دجّال اعور غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ ﷺ کی حیثیت سے پیش کرنا، اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے الہامات کو واجب الاتباع اور مدارِ نجات قرار دینا اور اسلامی کلمہ کو منسوخ اور اس پر ایمان رکھنے والوں کو کافر قرار دے کر قادیان کا کلمہ جاری کرنا اس سازشی ٹولے کا خاص مشن ہے اسکی پیدائش ہی انگریزی سامراج اور قادیان کے ناجائز ملاپ سے ہوئی ہے اس لئے مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے جال پھیلانا روزِ اول ہی سے اس کی فطرت میں داخل ہے۔ سانپ کی فطرت بدل سکتی ہے لیکن قادیانی ٹولے کی اسلام دشمنی کی فطرت کبھی تبدیل نہیں ہوسکتی اسی بنا پر عالم اسلام کی تمام تنظیمیں قادیانیت کو یہودیت اور صیہونیت سے زیادہ خطرناک قرار دے چکی ہیں۔

جب سے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان سے بھاگ کر لندن میں پناہ لی ہے اس نے پوری اُمت اسلامیہ کے خلاف" جنگ کا بگل" بجانے کا اعلان کیا ہے اور وہ اپنی تقریروں میں مسلسل پاکستان کے خلاف زہر اگلنے اور اپنی جماعت کے سازشی ٹولے کو اسلام اور پاکستان کے خلاف بھڑکانے میں مصروف ہیں۔

پاکستان میں قادیانی ارتداد و الحاد کی اشاعت پر پابندی عائد ہونے کے بعد قادیانیوں نے بزعم خویش "خفیہ تبلیغ" کے طریقے آزمائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی ان خفیہ سازشوں کو انہی پر اُلٹ دیا۔ اور وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ ہو رد اللذین کفروا بغیظہم لم ینالوا خیرا، وکفی اللہ المومنین القتال (اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی اور جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے آپ ہی کافی ہوگیا) کا مصداق ہوکر رہ گئے۔

پہلے مرحلے میں لندن سے مرزا طاہر کی سازشی تقریروں کی لاتعداد کیسٹیں اور وڈیو فلمیں منگوانے کا سلسلہ شروع ہوا اور مسلمانوں کو فلمیں دکھانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن مسلمانوں کو اس کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے ان کی بے ہودہ تقریروں کے سننے اور مرزا کی مکروہ فلمیں دیکھنے سے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے؟ اس طرح یہ قادیانی حربہ، جس پر لاکھوں روپیہ برباد کیا گیا ناکام رہا، یہ کیسٹیں اب بھی پاکستان آتی ہیں۔ مگر قادیانی خود سن لیتے ہیں۔

دوسرے مرحلہ پر چند بیمار ذہنیت کے لوگوں سے، جن کو دین و ایمان سے کوئی واسطہ نہیں، قادیانیوں کے حق میں بیانات دلوائے گئے۔ جن میں بیگم رعنا لیاقت علی خنیف رامے، اور اکبر بگٹی کی قسم کے لوگ تھے۔ ان بیانات کو چھاپ کر قادیانیوں نے گھر گھر تقسیم کیا۔ اور ہزاروں لاکھوں روپے اس اسکیم پر برباد کئے گئے۔ لیکن مسلمانوں نے ان کو پھاڑ کر کوڑے میں پھینک دیا شاید کسی نے ان کے پڑھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی، اس طرح قادیانیوں کی یہ خفیہ سازش بھی ناکام رہی۔

تیسرے مرحلہ پر قادیانیوں نے اپنی فرضی مظلومیت کے دستی خطوط لکھ لکھ کر شغل بے کاری کا سامان کیا۔ اور ڈائرکٹری سے پتے دیکھ دیکھ کر لوگوں کو اندھا دھند بھیجنے شروع کئے۔ یہ حیلہ بھی ناکام ہوا اور لوگوں نے یہ خطوط پڑھے بغیر" مجلس ختم نبوت میں جمع کرادیئے، یا ان کو پھاڑ کر پھینک دیا۔

چوتھے مرحلہ پر قادیانیوں کو ایسے اخبارات و جرائد پر رحم آیا، جو زرد صحافت کے لئے مشہور ہیں۔ اور جن کی حیثیت ملکی صحافت میں پانچویں کالم کی ہے، ان کو منہ مانگا

نمیاں دھبہ دیا گیا۔ اور ان میں دھڑا دھڑ مضامین اور مراسلات شائع کئے گئے۔ اس مقصد کے لئے کچھ قلم فروش قسم کے کالم نویس خریدے گئے۔ اور کچھ قادیانی رسالوں کو نفاق کی چادر اوڑھا کر مسلمان کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ اس مد میں نامعلوم قادیانیوں نے کتنا سرمایہ برباد کیا۔ لیکن ان تمام اخبارات و جرائد میں شائع شدہ مضامین اور مراسلات کی حیثیت بھی کنویں میں مینڈک کی آواز ثابت ہوئی۔ ہمیں ان تمام اخبارات و رسائل کی تفصیلات معلوم ہیں اور جن صحافیوں کو اس مقصد کے لئے خریدا گیا ان کا حال احوال بھی ہمارے علم میں ہے بہرحال اس مہم پر بھی قادیانی سازش ناکام رہی۔

پانچویں مرحلہ پہ مکروہ قسم کے اشتہارات چھپوا کر دیواروں پر چسپاں کئے گئے، جن کے لب و لہجہ ہی سے واضح تھا کہ یہ قادیانی "شرارت" ہے، جس نے ان اشتہارات کو پڑھا وہ قادیانیوں پر لعنت بھیج کر آگے چلتا بنا۔ اور یہ سازش بھی خود اپنی موت مر گئی۔

"اب قادیانیوں نے" امام مہدی کا ظہور" کے نام سے ایک گمنام اشتہار چھاپا ہے۔ اور ڈاک کے ذریعہ وہ بڑے بڑے لوگوں کو بھیج رہے ہیں، لوگ جانتے ہیں کہ گمنام اشتہارات یا خطوط کی حیثیت "بے نسب بچے" کی ہوتی ہے، جسے کوئی شخص قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا یہی قادیانی ٹولے کے اس گمنام پمفلٹ کا ہو رہا ہے۔ جن کے پاس یہ پمفلٹ پہنچے ہیں وہ پڑھنے کی زحمت نہیں کرتے" بلکہ یا تو پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں یا مجلس ختم نبوت کے دفتر میں دے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے کراچی کے دفتر میں ایسے خطوط اور اشتہارات کا ایک ڈھیر لگ گیا ہے۔

قادیانی، ہمارے محکمہ ڈاک کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ ہر مہینے ہزاروں روپے کے ڈاک ٹکٹ خرید کر ضائع کر رہے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ملت اسلامیہ کا ایک ایک فرد ان کی سازشوں سے۔ واقف ہو چکا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ چند جنسی مریضوں کو لڑکیوں وغیرہ کا جھانسہ دے کر ورغلانے میں کامیاب ہو جائیں، جیسا کہ ہمیشہ سے ان کا وطیرہ رہا ہے لیکن ان خفی و جلی ہتھکنڈوں کے ذریعے اب وہ مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اپنا وقت اور سرمایہ مفت ضائع کر رہے ہیں۔

قادیانی رعایا کو ان کی قیادت ہمیشہ یہ کہکر سبز باغ دکھاتی رہی ہے کہ بس چند دن کا ابتلا ہے اس کے بعد ہمیں غلبہ حاصل ہو جائے گا، پون صدی سے یہی افیون قادیانیت کے پرستاروں کو دی جا رہی ہے اور اب قادیانی لیڈروں نے اپنے سادہ لوح پیروؤں کو یہ سمجھانا شروع کر دیا ہے کہ ایک صدی ہمارے لئے ابتلاء اور آزمائش کی صدی تھی بس آئندہ صدی ہمارے غلبہ کی صدی ہوگی آئندہ صدی میں ساری دنیا قادیانی ارتداد کا شکار ہو جائے گی، مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کاذبہ کی ساری پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں، ہمیں مرزا قادیانی کی طرح وحی و الہام کا جھوٹا دعویٰ نہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر یہ پیش گوئی کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ثم انشاء اللہ آئندہ صدی قادنیت کے خاتمہ کی صدی ہوگی۔ قادیانی ہماری اس پیش گوئی کو نوٹ کر لیں کہ انشاء اللہ ان کے سازشی ٹولے کو دنیا میں کبھی غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔" ان میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی توفیق دی تو خیر ورنہ وہ ایما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلاً (جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی) کا مصداق بن کر رہ جائے گی۔

فضائل صدقات

# اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

۱۸۔ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ
وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ
أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (سورۂ نور۔ ع ۳)

اور جو لوگ تم میں (دین کے اعتبار سے) بزرگی والے (اور دین کے اعتبار سے) وسعت والے ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ وہ اہل قرابت کو اور مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیں گے اور ان کو یہ چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کر دیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصوروں کو معاف کر دے (پس تم بھی اپنے قصوروں کو معاف کر دو) بے شک اللہ تعالیٰ غفورٌ رحیم ہے۔

**ف**: ۵ھ میں غزوہ بنی المصطلق کے نام سے ایک جہاد ہوا ہے۔ جس میں حضرت عائشہؓ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔ ان کی سواری کا اونٹ علیحدہ تھا۔ اس پر ہودج تھا یہ اپنے ہودج میں رہتی تھیں، جب چلنے کا وقت ہوتا، چند آدمی ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر باندھ دیتے۔ بہت ہلکا پھلکا بدن تھا۔ اٹھانے والوں کو اس کا احساس بھی نہ ہوتا تھا کہ اس میں کوئی ہے یا نہیں۔ اس لئے کہ جب چار آدمی مل کر ہودج کو اٹھائیں اس میں ایک کمسن ہلکی پھلکی عورت کے وزن کا کیا پتہ چل سکتا ہے۔ حسب معمول ایک منزل پر قافلہ اترا ہوا تھا جب روانگی کا وقت ہوا تو لوگوں نے ان کے ہودج کو باندھ دیا یہ اس وقت استنجے کے لئے تشریف لے گئی تھیں۔ واپس آئیں تو دیکھا کہ ہار نہیں ہے جو پہن رہی تھیں۔ یہ اس کو تلاش کرنے چلی گئیں۔ پیچھے یہاں قافلہ روانہ ہو گیا۔ یہ تنہا اس جنگل میں کھڑی رہ گئیں۔

انہوں نے خیال فرمایا کہ جب راستہ میں حضورؐ کو میرے نہ ہونے کا علم ہوگا تو آدمی تلاش کرنے اسی جگہ آئے گا۔ وہیں بیٹھ گئیں اور جب نیند کا غلبہ ہوا تو سو گئیں اپنے نیک اعمال کی وجہ سے طمانیت قلب تو حق تعالیٰ شانہٗ نے ان سب حضرات کو کمال درجہ کی عطا فرما رکھی تھی آج کل کی کوئی عورت ہوتی تو تنہا جنگل بیابان میں رات کو نیند آنے کا تو ذکر ہی کیا، خوف کی وجہ سے رو کر چلا کر صبح کر دیتی۔

حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ ایک بزرگ صحابی تھے جو قافلے کے پیچھے اس لئے رہا کرتے کہ راستہ میں گری پڑی چیز کی خبر رکھا کریں وہ صبح کے وقت جب اس جگہ پہنچے تو ایک آدمی کو پڑا دیکھا اور چونکہ پردہ کے نازل ہونے سے پہلے حضرت عائشہؓ کو دیکھا تھا اس لئے ان کو یہاں پڑا دیکھ کر پہچان لیا اور زور سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ ان کی آواز سے ان کی آنکھ کھل گئی اور منہ ڈھانک لیا انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا۔ یہ اس پر سوار ہو گئیں اور وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کر لے گئے اور قافلہ میں پہنچا دیا۔ عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس کو تہمت لگانے کا موقع مل گیا اور خوب اس کی شہرت کی اس کے ساتھ بعض بھولے مسلمان بھی اس تذکرے میں شامل ہو گئے اور اللہ کی قدرت اور شان کہ ایک ماہ تک یہ ذکر تذکرے ہوتے رہے لوگوں میں کثرت سے اس واقعہ کا تذکرہ ہوتا رہا اور کوئی وحی وغیرہ حضرت عائشہؓ کی براءت کی نازل نہ ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اس حادثہ کا سخت صدمہ تھا اور جتنا بھی صدمہ ہونا چاہئے تھا وہ ظاہر ہے حضورؐ مردوں سے اور عورتوں سے اس بارے میں مشورہ فرماتے تھے۔ احوال کی تحقیق فرماتے تھے۔ مگر یکسوئی کی کوئی صورت نہ ہوتی۔ ایک ماہ کے بعد سورۂ نور کا مستقل ایک رکوع قرآن پاک میں حضرت عائشہؓ کی براءت کے بارے میں نازل ہوا۔ اور اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ان لوگوں پر سخت عتاب ہوا جنہوں نے بے دلیل بے ثبوت اس تہمت کو شائع کیا تھا۔ اس واقعہ کو شہرت دینے والوں میں حضرت مسطحؓ ایک صحابی بھی تھے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے رشتہ دار تھے اور حضرت ابوبکرؓ ان کی خبر گیری اور اعانت فرمایا کرتے تھے۔

اس تہمت کے قصہ میں ان کی شرکت سے حضرت ابوبکرؓ کو رنج ہوا، اور ہونا بھی چاہئے تھا کہ انہوں نے اپنے ہو کر بے تحقیق اس بات کو پھیلایا اس رنج میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھائی کہ مسطحؓ کی اعانت نہ کریں گے اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی جو اوپر لکھی گئی۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے علاوہ بعض دوسرے صحابہؓ نے ایسے لوگوں کی اعانت سے ہاتھ کھینچ لیا تھا جنہوں نے اس تہمت کے واقعہ میں زیادہ حصہ لیا تھا حضرت

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مسطحؓ نے اس میں بہت حصہ لیا اور حضرت ابوبکرؓ کے رشتہ دار تھے، انہیں کی پرورش میں رہتے تھے۔ جب برات نازل ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھالی کہ ان پر خرچ نہ کریں گے۔ اس پر یہ آیت ولا یأتل نازل ہوئی اور آیت شریفہ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے ان کو اپنی پرورش میں پھر لے لیا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اس آیت شریفہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے جتنا پہلے سے خرچ کرتے تھے اس کا دوچند کر دیا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ دو یتیم تھے جو حضرت ابوبکرؓ کی پرورش میں تھے جن میں سے ایک مسطحؓ تھے حضرت ابوبکرؓ نے دونوں کا نفقہ بند کرنے کی قسم کھالی تھی۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں کئی آدمی ایسے تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ کے اوپر بہتان میں حصہ لیا۔ جس کی وجہ سے بہت سے صحابہ کرامؓ جن میں حضرت ابوبکرؓ بھی ہیں ایسے تھے جنہوں نے قسم کھالی تھی کہ جن لوگوں نے اس بہتان کی اشاعت میں حصہ لیا، ان پر خرچ نہ کریں گے۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ بزرگی والے اور وسعت والے حضرات اس کی قسمیں نہ کھائیں کہ وہ صلہ رحمی نہ کریں گے اور جس طرح پہلے خرچ کرتے تھے اسی طرح خرچ نہ کریں گے۔ (در منثور) کس قدر مجاہدہ عظیم ہے کہ ایک شخص کسی کی بیٹی کی آبروریزی میں جھوٹی باتیں کہتا پھرے اور پھر وہ اس کی اعانت اسی طرح کرے جس طرح پہلے کرتا تھا بلکہ اس سے بھی دوچند کر دے۔

۱۹۔ تتجافٰی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقنٰہم ینفقون۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاءً بما کانوا یعملون۔ (سورہ سجدہ رکوع ۲)

رات کو ان کے پہلو بستروں سے علیٰحدہ رہتے ہیں اس طرح کہ وہ لوگ اپنے رب کو (عذاب کے) خوف سے اور (ثواب کی) امید میں پکارتے رہتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے رہتے ہیں پس کوئی نہیں جانتا کہ ایسے لوگوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان خزانہ غیب میں موجود ہے۔ یہ بدلہ ہے ان کے نیک اعمال کا۔

ف: "رات کو ان کے پہلو بستروں سے علیٰحدہ رہتے ہیں" کے متعلق علمائے تفسیر کے دو قول ہیں ایک یہ کہ اس سے مغرب عشاء کا درمیان مراد ہے بہت سے آثار سے اس کی تائید ہوتی ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت شریفہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ ہم انصار کی جماعت مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے گھر واپس نہ ہوتے تھے اس وقت تک کہ حضورؐ کے ساتھ عشاء کی نماز نہ پڑھ لیں۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ ایک اور روایت میں حضرت انسؓ ہی سے نقل کیا گیا ہے کہ مہاجرین صحابہؓ کی ایک جماعت کا معمول یہ تھا کہ وہ مغرب کے بعد سے عشاء تک نوافل پڑھا کرتے۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مغرب کے بعد بیٹھے رہتے اور صحابہؓ کی ایک جماعت مغرب سے عشاء تک نماز پڑھتی تھی، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ عبداللہ بن عیسیٰؓ سے یہی نقل کیا گیا کہ انصار کی ایک جماعت مغرب سے عشاء تک نوافل پڑھتی تھی اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے تہجد کی نماز مراد ہے۔

حضرت معاذؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس سے رات کا قیام مراد ہے۔

(باقی صفحہ ۲۹ پر)

# ربوہ سے یورپ دوڑا ہوں

لندن سے ایک شیطان نے
دی ہے آج دُہائی
اے قوم مجھے نہ بھلانا
طاہر مرزا کی آواز آئی
مانا کہ میں بھگوڑا ہوں
ربوہ سے یورپ دوڑا ہوں
میں کھیل نئے دکھلاتا ہوں
ان انگریزوں کا گھوڑا ہوں
تم پٹتے رہو اور لڑتے رہو
ان مسلمانوں سے جھگڑتے رہو
یہ سچے نبی کے شیدائی
تم جھوٹے نبی پہ اکڑتے رہو
ان کی جنت آسمانوں میں
اپنی ربوہ کے ویرانوں میں
ہم ابن سبا کے بیٹے ہیں
ہے ذکر ہمارا شیطانوں میں
رہبر اپنا اب کوئی نہیں
کشتی تو ہے، ساحل کوئی نہیں
جو رہبر تھا دستوں میں مرا
یہ عالم ہے، منزل کوئی نہیں

شاعر
عالم شیر عالم

# احادیث کی روشنی میں محرم کی فضیلت

محمد انور فاروقی

محرم الحرام اسلامی تاریخ کے حساب سے سال کا پہلا مہینہ ہے اور ذوالحج آخری ماہ ہے اور اسکی یکم تاریخ کو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضؓ شہید ہوئے اور دس محرم کو نواسہ رسول حضرت حسین رضؓ شہید ہوئے ذوالحج میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ پیش آیا۔ اور داماد حضرت مصطفےٰ ؐ ذوالنورینؓ حضرت عثمان غنیؓ کی عظیم شہادت کا دردناک واقعہ ہوا۔ اس اعتبار سے مسلمانوں کے سال کی ابتداء بھی عظمت اسلام کےلئے قربانی سے ہے۔ اور انتہا بھی قربانی سے۔

آنحضرت ؐ کا ارشاد ہے۔ الجهاد ماضی الی یوم القیامه ترجمہ:- جہاد قیامت تک باقی رہے گا۔

۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ؐ نے فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ یوم عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ ہے۔ (مشکوۃ شریف)

۲۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ؐ سب سے زیادہ اہتمام نفلی روزوں میں عاشورا کے روزہ کا فرمایا کرتے تھے۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ سنہ ھ میں آپؐ نے روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ آئندہ سال میں اس دن کو یا دس کا تو نویں محرم دسویں یا دسویں و گیارہویں محرم کا روزہ رکھوں گا۔ تاکہ یہودیوں کے روزے اور ہمارے روزے میں امتیاز ہو سکے۔

۴۔ حضرت ابو قتادہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ؐ نے فرمایا عرفہ کا نفلی روزہ روزہ دار کے لئے دو سال کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے جس سال میں اس نے روزہ رکھا اور اس سے پہلے سال کا کفارہ ہوتا ہے۔ لیکن عاشوراء کا روزہ صرف ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

## محرم کی دسویں تاریخ کو عاشورہ کیوں کہتے ہیں

۱۔ علماء لغت نے یہ توجیہہ کی ہے۔ یہ محرم کا دسواں دن ہے اس لئے اسے عاشورا کہا جاتا ہے۔

۲۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس دن انبیاء کرام کو اللہ رب العزت نے دس انعامات سے نوازا ہے اس لئے اسے عاشورا کہا جاتا ہے جس کی تفصیل اس طریقہ پر ہے۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جب بھول کر درخت ممنوعہ کا پھل کھایا پھر فوراً ہی اپنی لغزش پر نادم ہو کر بارگاہ خداوندی میں ان الفاظ کے ساتھ توبہ کی۔

"اے پروردگار ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اگر آپ کی بارگاہ قدس سے ہمیں معافی نہ ملی اور ہم پر آپ نے رحم نہیں فرمایا تو یقیناً ہم گھاٹے میں رہ جائیں گے۔ (سورہ اعراف)

چنانچہ قرآن پاک میں ہے فتاب علیہ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی یہ دن عاشوراء کا تھا۔

۲ حضرت ادریس علیہ السلام کو رفعت مکانی کی نعمت اسی دن حاصل ہوئی جیسا کہ سورۂ مریم میں ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا۔

ترجمہ:- اے محمد ؐ آپ ادریس کے بارے میں یاد رکھیے وہ سچے نبی تھے ہم نے انہیں قرب و عرفان کے بہت اونچے مقام پر پہنچایا۔

قوم نوح نے جب نوحؑ کی تکذیب کی اور اس کی پاداش میں جب انہیں طوفان میں غرق کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو عاشورہ کے دن انعام خاص سے نوازا اور فرمایا:-

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۱۰ محرم کو پیدا ہوئے اسی روز انہیں نبوت عطا فرمائی گئی اور خلیل اللہ کا لقب دیا گیا۔ یہی دن تھا جب آپ نے نمرود کے شاہی مندر میں جا کر تمام بتوں کو توڑا اور اس کی سزا میں آپ کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالا گیا۔ سورۃ الانبیاء میں مذکور ہے اللہ رب العزت نے فرمایا:-

يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيمَ

ترجمہ:- اے آگ تو ٹھنڈی ہو جا اور ہمارے خلیل ابراہیمؑ کے لئے سلامتی بن جا۔

۵۔ مشہور روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ اسی دن قبول ہوئی۔

۶۔ حضرت سلیمان ؑ کے ہاتھوں سے ملک نکل گیا تو عاشورا کے روز رب کے حضور میں ان الفاظ سے دعا کی۔

ترجمہ:- میرے پروردگار مجھے ایسا ملک

(غلبہ) عطا فرما کہ میرے بعد کسی کے لئے ایسا ملک نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ انہیں حکمرانی عطا فرمائی۔

۷۔ مشہور ہے کہ ایوب علیہ السلام کے جسم اطہر پر آبلے پڑ گئے لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور خدائے قدوس کے حضور دعا کی۔

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

ترجمہ:۔ میرے رب مجھے تکلیف و مرض نے گھیر لیا ہے اور آپ ہی ارحم الرحمین ہیں۔

چنانچہ اسی دن یعنی دس محرم کو ان کی دعا قبول ہوئی اور فرمایا ہم نے ایوبؑ کی دعا قبول کی اور ان کی تکالیف کو دور کر دیا۔

۸۔ عاشوراء کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریائے نیل کو پار کیا اور فرعون مع اپنے لشکر کے غرق کیا گیا۔

۹۔ ۱۰ محرم ہی کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی رحمت بے پایاں سے نواز کر انہیں مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکالا اور کرم فرمایا

نَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ (الصّٰفّٰت)

ترجمہ:۔ ہم نے یونس کو کنارے پر لا ڈالا اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا!
"جہاد قیامت تک
باقی رہے گا۔"

۱۰۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے سولی پر چڑھانے کا ارادہ کیا تو جیسا وعدہ فرمایا تھا۔

ترجمہ:۔ اے عیسیٰ میں تجھے آسمان پر اٹھاؤں گا اور کافروں کے حربے سے پاک رکھوں گا (سورۃ مریم)

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

حضرت مفتی ولی حسن مدظلہ

# مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں

علامہ ابن عابدین شامی میں لکھتے ہیں۔

ویکره ان یدخل الكافر في قبر قريبه المسلم ليدفنه (حوالہ مذکورہ بالا)

کسی کافر کا اپنے قریبی رشتہ دار مسلمان کی قبر میں دفن کرنے کی غرض سے اترنا بھی ممنوع ہے۔

کفایہ شرح ہدایہ میں ہے۔

لان الموضع الذي فيه الكافر ينزل فيه اللعن والسخط والمسلم يحتاج الى نزول الرحمة في كل ساعة فينزه قبره من ذالك (ص ۹۵ ج ۲)

چونکہ کافر کی قبر پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت برستی رہتی ہے اور مسلمانوں کو تو ہر لمحہ رحمت الٰہی کی ضرورت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے قبرستان اس (کافر) کے دفن سے پاک رکھے جائیں۔

فتح القدیر میں بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان مر جائے اور اس کا قریبی رشتہ دار کافر ہو پھر وہ کافر اپنے مسلمان رشتہ دار کی میت کو لے کر قبر میں نہ اترے بلکہ عام مسلمان یہ کام انجام دیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

وینبغی ان لا یلی ذالك منه بل یفعله المسلمون (ص ۹۵ ج ۲) هكذا في الهندیه (ص ۱۷۰ ج ۱) والبحر الرائق (ص ۱۹۱ ج ۲) وبدائع الصنائع (ص ۳۱۹ ج ۱)

اور وہ (کافر) اس کے دفن کا متولی نہیں بن سکتا بلکہ اس کے بجائے عام مسلمان ہی اس کو دفن کریں۔ اسی لئے فقہائے نے تصریح کی ہے کہ کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہی نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کو علیحدہ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فتاویٰ خیریہ میں ہے۔

وقال عقبة بن عامر وواثلة بن الاسقع يتخذ لها قبر على حدة وهو احوط (ص ۱۳ ج ۱۵)

عقبہ بن عامر اور واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ ان کے دفن کی جگہ علیحدہ ہونی چاہئے۔

اسی طرح کا مضمون مبسوط ص ۵۵ ج ۱ میں بھی ہے۔ ان عبارات سے واضح ہو جاتا ہے کہ کافر و مسلمان کا ایک ساتھ دفن کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اب صورت مسئولہ میں چونکہ ایک کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا ہے اور کافروں پر لعنت برستی ہے جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے جس کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں آچکا ہے۔ اس لئے اس نعش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال دینا چاہئے۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی جامع بخاری میں نبش قبور مشرکین کے متعلق ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے۔ اس کے تحت متعدد احادیث لائے ہیں ملاحظہ ہو بخاریؒ ص ۶۱ ج ۱ ان احادیث کے تحت فقیہ العصر ابو حنیفہ وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ رقم طراز ہیں۔

قوله نبش قبور المشركين اى دون غيرها من قبور الانبياء واتباعهم لما في ذالك من الاهانة لهم بخلاف

مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔ اس لئے کہ (اسلام میں) ان کا کوئی احترام نہیں۔ بخلاف انبیاء کرام اور ان کے متبعین کے کہ اس

(باقی ص ۲۶ پر)

# اسمِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: محمد اقبال حمید آباد

حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں: میں نے حمل کی حالت میں خواب دیکھا۔ کسی نے مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند عطا فرمائے گا۔ ان کا نام مبارک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا۔ وہ دنیا کے سردار اور سرتاج ہوں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ حضرت آمنہ نے سردار عبدالمطلب کو خوشخبری کے ساتھ اپنا خواب پہنچایا۔ اس مناسبت سے سردار عبدالمطلب نے مولود مسعود کا نام "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا پسند کیا۔

ایک مسلمان کے لیے لفظ "اللہ" کے بعد تمام ذخیرہ الفاظ میں سے سب سے اہم لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ ناصر الدین بادشاہ جو التمش جیسے نیک حاکم کا بیٹا تھا بغیر وضو "محمد" نہیں کہتا تھا۔ واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ ناصر الدین نے اپنے درباری کو فرضی نام تاج الدین کہہ کر پکارا وہ تعمیل حکم میں فوراً بادشاہ کے قریب پہنچ گیا۔ حکم بجا لا کر وہ گھر لوٹا اور تین دن تک دربار نہ گیا۔ ناصر الدین جیسے بادشاہ وقت کا درباری جب تین دن تک غیر حاضر رہا تو بادشاہ کو بھی فکر ہوا۔ جس دن درباری آیا تو پوچھا کیا بات ہے تین دن غیر حاضر رہے؟ جواب ملا۔ بادشاہ سلامت اس دن تاج الدین کہہ کر پکارا تو مجھے خیال ہوا کہ آپ خفا ہیں اور مجھے میرے نام سے بھی نہیں بلانا چاہتے۔ ناصر الدین نے کہا۔ واللہ میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ میں اس وقت باوضو نہ تھا اس لیے مناسب نہ سمجھا کہ تمہارا مقدس نام اپنی زبان پر لاؤں۔ اس درباری کا نام تھا۔ "محمد"۔

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مجموعہ محامد اور مرقع خلائق ہے اسی طرح آپ کا اسم مبارک بھی اپنے معانی کے لحاظ سے ایک زندہ جاوید معجزہ مختلف نوعیتوں کا مرقع لاتعداد فضائل وکمالات کا خلاصہ اور قدرت الٰہیہ کی طرف سے خود آیت عظیم ہے۔

علمائے لغت اور محققین نے اسم پاک "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مختلف معانی کیے ہیں۔ مختصر لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معنی مجموعہ خوبی ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ترجمہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ جس کی تعریف کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف کے بعد تعریف اور توصیف کے بعد توصیف ہوتی رہے۔ جس کی تعریف بے اختیار کی گئی ہو اور جس کا جز جز قابل تعریف ہو۔

غور فرمایئے لغوی معنوں کے تحت میں یہ پیشین گوئی بھی شامل ہے کہ آپ کی تعریف اور اوصاف محامد کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ آپؐ کی مدح وثنا دنیا میں سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ تواتر اور تواتر کے ساتھ کی جائے گی۔ آپؐ "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مقام محمود پر متمکن فرمایا۔ لہٰذا زبان وقلم دونوں آپؐ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے رہیں گے۔ آپؐ کی شخصیت بے حد عظیم بہت پہلو دار اور جامع ہے۔ لہٰذا اس کے نئے نئے گوشوں کا سراغ ملتا رہے گا اور دنیا اس سے مستفید ہوتی رہے گی۔ چنانچہ آج دوست دشمن نشاد ہوا اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات پر گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے بعد سب سے زیادہ مدح وثنا مکہ کے در یتیم۔ آمنہ کے لال اور گنبد خضرا کے مکین ہی کی ہوئی۔

سلام اس پر زمانہ جس کی دربانی پہ مرتا ہے
سلام اس پر ثنا جس کی خدا خود آپ کرتا ہے

نہ صرف جن وانس بلکہ خود اللہ تعالیٰ آپ پر سلام ودرود بھیجتے ہیں۔ دنیا میں جس عقیدت کے ساتھ آپؐ کا ذکر جمیل ہوتا ہے اور آپؐ پر درود وسلام بھیجا جاتا ہے نیز آپؐ کی تعلیمات کا چرچا ہے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔

بجز آمنہ کے لال کے سوا وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج اربوں اشخاص کی زبان پر جاری اور قلوب میں ساری ہے اور جس کی بارگاہ قدس میں ہر لمحہ ہر گھڑی درود وصلوٰۃ کی لاتعداد ڈالیاں مخلوق خدا اور خود خالق ارض وسما کی طرف سے بھیجی جاتی ہیں۔ کائنات کا وہ کونسا حصہ ہے اور دن رات کا وہ کون سا لمحہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا آپؐ کی خدمت اقدس میں ہدیہ وسلام ودرود نہ بھیج رہا ہو۔

گنبد خضرا کے مکین کے بغیر وہ کون ہے جس کی سیرت پاکؐ انسانی زندگی کے ہر لمحہ وہر ساعت میں اور ہر درجہ اور ہر مقام پر رہنما ہے۔

پھر اس مجموعہ خوبی اور مخلوق کامل کے سوا جس کا نام نامی اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کون ہے جو اپنے افعال میں محمود اور تعلیم میں محمود ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک معلی ہوئی ہے اور جس کی تعلیم کی وسعت بر وبحر پر چھائی ہوئی ہے۔

بے شک وہ ذات گرامی فقط "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ اسم بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور مسمیٰ بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حمد کو اس ذات ہمایونی کے ساتھ نسبت خاص ہے۔

پاک ہے وہ اللہ رب العزت جس نے اپنے نبیؐ کا ایسا پاک نام رکھا اور پاکیزہ ہے وہ نبیؐ جسے اس کے معبود نے ایسی خوبیوں کمالات اور فضیلتوں سے آراستہ کیا۔

کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک سب کے لیے آنکھوں کے نور دل کے سرور اور نسل انسانی کے نجات دہندہ ہیں پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میرے نام کے

(باقی ۲۶ پر)

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

# آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

س کیا اچھی اور معیاری فلمیں دیکھنا ٹھیک ہے؟

ج فلمیں بھی حرام ہیں

س میں نے خواجہ محمد اسلام کی کتاب "موت کا منظر مرنے کے بعد کیا ہوگا؟" میں نماز میں سستی اور جلدی کے بارے میں پڑھا ہے۔ آپ ذرا وضاحت سے بتا دیجئے کہ نماز میں سستی اور جلدی سے کیا مراد ہے؟ کم از کم میں فرض نماز سے اتنی دیر پہلے چلا جاتا ہوں کہ سنت مؤکدہ یا سنت مستحبہ ادا کر سکوں۔

ج سستی سے مراد ہے نماز بے وقت ادا کرنا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام نہ کرنا۔

س ایک میاں بیوی اکٹھے حج کے لئے جا رہے ہیں میاں مرد صالح پرہیزگار ہے۔ بیوی کی ایک رشتہ دار عورت ان میاں بیوی کے ہمراہ حج کے لئے جانا چاہتی ہے اور وہ رشتہ دار عورت ایسی ہے جس کا نکاح بیوی کی زندگی میں یا دوران نکاح اس کے میاں سے نہیں ہو سکتا مثلاً بیوی کی بھتیجی۔ بیوی کی بھانجی۔ بیوی کی سگی بہن

ج محرم وہ ہوتا ہے جس سے کبھی بھی نکاح نہ ہو سکے بیوی کی بہن، بھانجی، بھتیجی شوہر کے لئے نامحرم ہیں ان کے ساتھ جانا جائز نہیں۔

س یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ باجماعت نمازوں میں مقتدی حضرات (بوڑھے۔ نوجوان اور نوعمر) امام سے پہلے ہی "سلام" پھیر دیتے ہیں۔ امام سے پہلے مقتدی کا عمل کہاں تک درست ہے کیا یہ گنہگار نہ ہوئے؟ ایسے لوگوں کی نماز ہوئی کہ نہیں؟

ج رکوع سجدہ میں امام سے پہلے جانا گناہ ہے اور اگر امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی

س اگر کوئی جماعت فلاحی کاموں کے نام سے قربانی کی کھالیں اور چندہ وصول کرے تو ان کو قربانی کی کھالیں اور چندہ دینا چاہئے یا نہیں۔

ج قربانی کی کھالیں فروخت کرنے کے بعد ان کا حکم زکوٰۃ کی رقم کا ہے جس کی تملیک ضروری ہے اور بغیر تملیک کے رفاہی کاموں میں اس کا خرچ درست نہیں، قربانی کی کھالیں ایسے اداروں اور جماعت کو دی جائیں جو شرعی اصولوں کے مطابق ان کو صحیح جگہ خرچ کر سکے۔

## قربانی کے بجائے پیسے خیرات کرنا

اختر حسین۔ کراچی

س اگر کوئی شخص قربانی دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ قربانی کے پیسوں سے قربانی دینے کے بجائے کسی مستحق شخص کی خدمت کرے۔ جس کو واقع ضرورت ہو تو کیا قربانی کا ثواب مل جائے گا۔ یا قربانی کا ثواب صرف قربانی سے ہی ملتا ہے یاد رہے کہ قربانی دینے والا ویسے اُس غریب شخص کی خدمت نہیں کر سکتا

ج جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہو اس کے ذمہ قربانی کرنا ہی ضروری ہے غریبوں کو پیسے دینے سے قربانی کا ثواب نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ شخص گناہگار ہوگا۔ اور جس کے ذمہ قربانی واجب نہیں اس کو اختیار ہے خواہ قربانی کرے یا غریبوں کو پیسے دے دے۔ لیکن دوسری صورت میں قربانی کا ثواب نہیں ہوگا۔ صدقہ کا ثواب ہوگا۔

شیزان

گستاخانِ رسول قادیانیوں کی شربت ساز فیکٹری ہے اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان عاشق رسول کا فرض ہے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

# بزم ختم نبوت

## انگلستان مرزائیت کا قبرستان

انٹرنیشنل ختم نبوت لندن کی عظیم الشان کامیابی پر مبارک باد قبول فرمائیں۔ ہمارے شہر ہڈرسفیلڈ سے تین بڑی کوچیں و بیلے سینٹر پہنچیں اس کے علاوہ کاروں کے ذریعہ بھی کافی لوگ گئے تھے۔ اس کانفرنس کے بعد دوسری بڑی ختم نبوت کانفرنس ہڈرسفیلڈ میں ہوئی جو کامیابی میں اپنی مثال آپ تھی۔ حاجی غلام نبی محمد علی جاوید صاحب حاجی پرواز اور میری طرف سے حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ مولانا عزیز الرحمٰن مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا یوسف لدھیانوی کو مبارکباد قبول ہو ہڈرسفیلڈ میں قادیانیوں کے مرزا ڑے سے کافی عرصے پہلے مسلمان نوجوانوں نے بورڈ اتار دیا تھا ڈیڑھ سال گزر گیا ابھی تک وہ دوبارہ اپنا بورڈ نہیں لگا سکے اور نہ لگا سکیں گے انشاء اللہ اللہ کے فضل و کرم سے انگلستان مرزائیت کے لئے قبرستان ثابت ہوگا

(فاروق احمد جالندھری ہڈرسفیلڈ برطانیہ)

## ماڈرن موٹرز اور شاہنواز لمیٹڈ

آپ کا رسالہ "ختم نبوت" قادیانیوں کے عزائم کو جس طرح بے نقاب کر رہا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہے یہ بات میرے لئے قابل اطمینان ہے کہ آپ کے اس رسالے کے باعث مجھکو قادیانی ایجنٹوں کے ناپاک منصوبوں کا علم حاصل ہوا اور عقیدہ ختم نبوت پر مزید تقویت ملی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں سے ملاقات کے باعث میرے علم میں یہ بات آئی کہ کراچی میں کچھ بڑے کاروباری ادارے قادیانیوں کی ملکیت میں ہیں ان میں شاہنواز لمیٹڈ، ماڈرن موٹرز اور شیزان لمیٹڈ قابل ذکر ہیں چونکہ قادیانیوں سے کسی بھی طور پر کاروباری تعلق کرنا کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں لہٰذا آپ کے رسالے کی وساطت سے میں تمام مسلمانوں سے گذارش کروں گا کہ وہ اوپر دیئے گئے اداروں سے قطع تعلق کر کے عشق محمدؐ کا ثبوت دیں اور دیگر قادیانی اداروں کے بارے میں بھی ختم نبوت لوارہ کو مطلع فرمائیں۔ مزید یہ کہ آپ سے بھی التماس ہے کہ اپنے رسالے میں قادیانیوں کے کاروباری معاملات کے بارے میں تفصیلات شائع فرمائیں تاکہ مجھ جیسے دوسرے کاروباری حضرات قادیانیوں سے کاروباری تعلقات ختم کر سکیں جو کہ ہم لاعلمی کی بنا پہ جاری کئے ہوئے ہیں

(راشد احمد۔ کراچی)

## رسالہ بہت پسند آیا

شمارہ نمبر ۱۰ پڑھا بہت پسند آیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واحد جماعت ہے جو اس قادیانی فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے دل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے لئے جانی و مالی قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد طیب۔ دڑو شہر سندھ)

## مرزائیت کا تعاقب جاری رہے گا

آپ کا ختم نبوت مجھے ہر ہفتے مل جاتا ہے اور میں کوئی چھ ماہ سے اس پاک رسالے ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں اور الحمدللہ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوتے ہیں اور ہم انشاء اللہ پوری دنیا میں مرزائیت کا تعاقب ہمیشہ کے لئے جاری رکھیں گے جب تک زندہ ہیں اور مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا گیا ہے اور میری یہ دعا ہے کہ اللہ پاک اس رسالہ ختم نبوت کو اور بلند کرے آمین ثم آمین۔

(حمید اعظم کہرور لعل عیسن)

## انتظار و مسرت کا تحفہ

آپ کا رسالہ بہت ہی خوب ہے میں اس کے انتظار میں رہتا ہوں۔ جوں ہی یہ پہنچتا ہے مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے یہ مسلمانوں کے لئے عظیم الشان تحفہ ہے اللہ تعالیٰ اسکو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الصمد پنجگور)

## لائبیریا افریقہ غربی سے ایک خط

## قادیانیت کے خلاف جہاد ضروری ہے

آپ کا رسالہ "ختم نبوت" باقاعدگی سے مل رہا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ قادیانیت جیسے خطرناک فتنہ کے سدباب کے لئے آپ حضرات کا جہاد قابل تعریف ہے۔ ناچیز آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرتا رہے گا۔

(ہدایت اللہ شاہ۔ لائبیریا، افریقہ غربی)

**بقیہ:۔ محرم**

پھر جیسا سورۃ مائدہ پارہ ۶ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُن کے رب نے آسمان پر اٹھا لیا اور سولی پر چڑھائے جانے والے شخص کے بارے میں وہ شک و شبہ میں ڈال دیئے گئے یہ انعام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عاشوراء کے دن ہوا۔

یہ اجمالی تذکرہ تھا ان انعاماتِ خاص کا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں یعنی اپنے انبیاءؑ و رسل پر اس روز فرمائے، جو عاشوراء کا دن کہلاتا ہے۔

# مجمع الامراض مرزا قادیانی

**دائم المریض:۔** میں ایک دائم المریض آدمی ہوں — ہمیشہ دردسر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں

(ضمیر اربعین نمبر 3-4 صفحہ مصنف غلام احمد)

**اسہال:۔** باوجودیکہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت پاخانے کی بھی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی؟ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کرکے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوا ہوتا ہے،

(ارشاد مرزا غلام احمد مندرجہ اخبار الحکم قادیان)

**قولنج زحیری:۔** ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا۔ اور سخت درد تھا (حقیقۃ الوحی)

**ہسٹریا:۔** ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراقی بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے دم ضعیف ہو جانا، چکروں کا آنا۔ ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا۔ گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا۔ ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے۔ یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ۔

**تحریر: محمد اقبال حیدرآباد**

(سیرت المہدی حصہ دوم صہ 55 مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد)

**دق اور سل:۔** حضرت اقدس نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضٰی کی زندگی میں ہوگئی تھی۔ آپ قریباً چھ ماہ بیمار رہے۔ حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربہ کھلایا کرتے تھے۔ اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی۔

(حیات احمد جلد دوم نمبر اول صہ 79 مولفہ یعقوب علی قادیان)

**مسلوب القویٰ:۔** عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے۔ بجز دو وقت ظہر و عصر کی نماز کے لئے بھی نہیں نکلا جاسکتا۔ اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ جسم بالکل بے جان ہو رہا ہے اور جسمانی قویٰ ایسے مضمحل ہوگئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے گویا مسلوب القویٰ ہوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المریض ہے۔ امراض رحم و جگر دامن گیر ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد مندرجہ اخبار بدر قادیان جلد دوم نمبر ۲۱۔ از آئینہ احمدیت صہ ۱۸۶)

**مراق:۔** مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا۔ بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات غم اور سوء ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا ہے۔

(رسالہ ریویو قادیان صہ۱۰ بابت اگست ۱۹۲۶ء)

**نامردی:۔** بخدمت اخویم مخدوم و مکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں یہ عاجز مبتلا ہے مجھے یقین نہیں آپ کو ایسا ہی ہو جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین نہیں رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا اور اللہ سے دعا کرتا رہا۔ سو اللہ جل شانہٗ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ اور ضعف قلب تو اب بھی اس قدر ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

(خاکسار غلام احمد قادیان ۲۲ فروری ۱۸۸۷ء المکتوب احمدیہ جلد پنجم خط نمبر ۱۴)

**ہیضہ و دست:۔** حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو

# حیات عیسٰی علیہ السلام

پروفیسر مولانا محمد مظفر اقبال قریشی ایبٹ آباد

یہودی، عیسائی اور مرزائی اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا چکے ہیں صرف وقت اور سبب کا ان میں اختلاف ہے یہودی اور عیسائی عقیدہ کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات سولی پر ہوئی ہے مگر یہودیوں کے بقول ان کی موت مجرمانہ موت تھی کیونکہ وہ یہودی عقائد کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ عیسائیوں کے نزدیک ان کی موت اگرچہ صلیب پر ہوئی ہے اور وہ امت کا کفارہ بن کر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں تاہم وہ تیسرے دن دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر تشریف لے گئے مرزائیوں نے ان سے ہٹ کر ایک تیسرا قول اختیار کیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا مگر یہودی اس خیال سے کہ ان کی موت واقع ہو گئی ہے انہیں سولی پر لٹکا ہوا چھوڑ کر چلے گئے ان کے جانے کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواریوں نے انہیں سولی سے اتارا ان میں زندگی کی رمق باقی تھی پھر ان کے زخموں کی دوا کی اور وہ اچھے ہو گئے پھر دھوبا حواری کے ساتھ وہاں سے بھاگ کر براستہ ایران و افغانستان کشمیر چلے آئے یہاں سری نگر میں انہوں نے سکونت اختیار کر لی۔ اور ۸۷ سال بعد یہاں ہی ان کی موت واقع ہوئی اب ان کی قبر سری نگر محلہ خانیار میں موجود ہے یہ تینوں گمراہ گروہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی موت کے قائل ہیں پہلے دو فریق صلیب پر موت کے واقع ہونے کو تسلیم کرتے ہیں مگر تیسرا گروہ صلیب پر چڑھائے جانے کو تو تسلیم کرتا ہے مگر صلیب پر ان کی موت واقع ہونے کو تسلیم نہیں کرتا اس کا عقیدہ ہے کہ ۸۷ سال بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کی موت طبعی طور سے ہوئی ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی موت ابھی تک واقع ہی نہیں ہوئی یہودیوں نے انہیں صلیب کے ذریعہ مارنا چاہا مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بال بال بچا کر زندہ آسمان پر اٹھا لیا اب وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت سے پہلے دجال کے خروج کے وقت آسمان سے نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے زمین پر آنے کے بعد وہ شادی کریں گے۔ اولاد ہو گی پھر ان کی موت واقع ہو گی مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روضہ انور میں خالی چھوڑی ہوئی جگہ پر انہیں دفن کریں گے چونکہ حیات عیسٰی علیہ السلام کا عقیدہ اسلام کا مسلمہ اور بنیادی عقیدہ ہے اور اس پر ایمان اور کفر کا دارومدار ہے اس لئے اس مضمون میں قرآن حکیم کی روشنی میں اس پر نظر ڈالی گئی ہے اور مرزا قادیانی کا دجل و فریب اور تزویر و تلبیس کا پردہ چاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

**رفع آسمانی کا ثبوت:** حضرت عیسٰی علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق مندرجہ ذیل آیات واضح طور پر گواہی دیتی ہیں

۱۔ وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى بن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفي شك منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما ۰ (س النساء آیت ۱۵۷، ۱۵۸)

ترجمہ (یہود نامسعود کا) یہ قول کہ ہم نے مسیح عیسٰی بن مریم اللہ کے رسول کو قتل کر دیا (وہ صرف غلط بلکہ کفر ہے) اور انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی چڑھایا بلکہ (عیسٰی کا معاملہ) ان کے لئے مشتبہ بنا دیا گیا اور بے شک جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں وہ خود اس بارے میں مبتلا ہیں، انہیں اس بات کا کچھ علم نہیں صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں انہوں نے یقیناً عیسٰی علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے"۔ اس آیت میں قتل اور صلب کی نفی کرنے کے بعد "رفع الی اللہ" کا اثبات ہے اب دیکھنا یہ ہے آیا اس سے مراد روحانی رفع ہے جو موت کے بعد ہوا کرتا ہے یا جسمانی رفع مراد ہے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو زندگی میں روح مع الجسم حاصل ہوا جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے اگر مرزا قادیانی کی بات مان لی جائے کہ اس سے مراد روحانی رفع ہے تو اس میں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نظر نہیں آتی کیونکہ ہر مسلمان کا موت کے بعد روحانی رفع ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس مقام پر ان کی خاص منقبت اور منفرد شان بیان کرنا چاہتے ہیں جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی اور وہ اسی صورت میں متحقق ہو سکتی ہے کہ رفع سے مراد جسمانی رفع لیا جائے اور یہی تقاضا کان اللہ عزیزاً حکیماً کا ہے کہ اللہ غالب ہے کہ وہ روح مع الجسم کو بھی اٹھا سکتا ہے اور اپنی حکمت سے جانتا ہے کہ یہ کام کس طرح اور کس وقت کیا جائے

دوسری دلیل رفع جسمانی کی یہ ہے کہ یہاں سات ضمیریں ہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف راجع ہیں اور ظاہر ہے کہ عیسٰی علیہ السلام سے مراد صرف روح نہیں بلکہ روح مع الجسم ہے اب اگر بل رفعہ اللہ میں ضمیر

صرف روح کی طرف راجع کی جاتے تو اس کے لیے کوئی قرینہ موجود نہیں یہ تاویل بلا دلیل بھی ہے اور ظاہر متبادر کے بھی خلاف ہے اس لئے آیت میں رفع سے مراد جسمانی رفع ہی ہے۔ آیت نمبر ۲:- اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ الایہ۔ سورۃ ال عمران آیت ۵۵ -

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں تجھے پورا پورا لونگا اور اپنی طرف اٹھا لونگا مرزا قادیانی نے اس آیت کے جملہ متوفیک پر بڑا زور دیا ہے اور اس سے حضرت عیسیٰ اسلام کی موت ثابت کی ہے وہ لکھتا ہے۔

"اس بات پر تمام ائمہ لغت اتفاق رکھتے ہیں جب ایک علم پر یعنی کسی شخص کا نام لے کر توفی کا لفظ اس پر استعمال کیا جائے کہ توفی اللہ زیداً تو اس کے یہی معنی ہوں گے کہ خدا نے زید کو مار دیا اسی وجہ سے آئمہ لغت ایسے موقع پر دوسرے معنی لکھتے ہی نہیں صرف وفات دینا لکھتے ہیں۔" ضمیمہ براھین احمدیہ ص ۲۰۴

یہ قاعدہ اس نے اپنی کتابوں میں بار بار تحریر کیا ہے اور اس کے رو سے متوفیک سے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہے۔ اس قاعدہ پر مجھے تین طرح سے اعتراض ہے۔

۱۔ یہ قاعدہ لغت و عربیت کے کسی امام اور ماہر فن نے نہیں تحریر کیا اگر ایسا ہے تو ہم مرزائی امت کو چیلنج کرتے ہیں کہ کسی معتبر کتاب میں سے نکال کر دکھائیں یہ قاعدہ لغت کی بعض کتابیں دیکھ کر خود مرزا نے ایجاد کیا ہے۔ وہ "توفی" کے عوامی استعمال اور بلغاء کے استعمال میں فرق کو ملحوظ نہیں رکھ سکا۔ علامہ ابو البقاء رحمۃ اللہ "کلیات" میں تحریر فرماتے ہیں۔

التوفی الاماتۃ وقبض الروح و عليه استعمال العامة او الاستيفاء واخذ الحق وعليه استعمال البلغاء

ترجمہ: توفی کا لفظ عوام کے یہاں موت دینے اور جان لینے کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن بلغاء کے نزدیک اس کے معنی ہیں پورا وصول کرنا اور ٹھیک لینا" حواشی تفسیر شیخ الہند"، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کے الفاظ اور جمل کا استعمال بلغاء کے استعمال کے مطابق ہونا چاہیے یا عوامی استعمال کے مطابق۔

ظاہر ہے کہ قرآن پاک نے الفاظ کو ایسے بلیغانہ رنگ میں استعمال کیا ہے کہ دنیا کے سارے اہل علم و فن اکٹھے ہو جائیں تب بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس کو بلاغت کے معیار سے گرانا سخت نادانی بلکہ بے ایمانی ہے تو اس صورت میں ہمیں "متوفیک" کے معنی پورا لے لینے کے کرنا ہوں گے کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ نے اپنے ترجمہ میں اس کو اختیار کیا ہے۔ اور اگر مان لیا جائے کہ اس کے معنی "ممیتک" کے ہیں جیسا کہ مرزا نے لکھا ہے اور اسی معنی کو وہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی نقل کرتا ہے حضرت شاہ ولی اللہؒ کی فوز الکبیر کا حوالہ بھی دیتا ہے مگر اس سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی موت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ بات فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وعدہ تحفظ و بشارت کے وقت موت نہیں دیئے گئے بلکہ فرمایا گیا میں تجھے موت دونگا تو اس کا متبادر مفہوم یہی ہے کہ میں تجھے وقت مقررہ پہ موت دونگا موت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قاعدہ مقرر کر رکھا ہے۔

اذا جاء اجلهم فلا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون -

جب ان کی موت آجاتی ہے تو ایک گھڑی بھی موخر نہیں ہو سکتے اور نہ اس سے پہلے وہ مر سکتے ہیں ہر ایک کی موت کا اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر کر رکھا ہے جو آگے پیچھے نہیں ہو سکتا تو "متوفیک" سے کہاں ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام مر گئے ہیں اب لے دے کر معاملہ تاریخ کشمیر تک پہنچ جاتا ہے اور تاریخی روایت اس سلسلہ میں کوئی حجت نہیں رکھتی پہلے تو غیر معروف تاریخ کا اعتبار ہی نہیں اور اگر مان بھی لیا جائے تو اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مذکور نہیں اس کا نام مرزا نے خود یوز آسف لکھا ہے اور پھر بڑے تکلف سے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر منطبق کرنے کی کوشش کی ہے کیا ایسے قطعی مسئلہ میں غلط سلط قیاسات یا تاریخی شعبدہ بازیاں کام دے سکتی ہیں!۔

۲۔ ہم نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس قاعدہ کو ہم تسلیم نہیں کرتے کہ جب توفی کا فاعل خدا ہو اور مفعول کوئی علم وذی روح ہو تو وہاں توفی سے مراد موت ہی ہوتی ہے مگر کچھ دیر کے لئے ہم اس قاعدہ کو مان ہی لیتے ہیں تو اس بات کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے کہ یہ قاعدہ آیت مندرجہ بالا میں بھی جاری ہو سکتا ہے کیونکہ "متوفیک" میں کوئی علم موجود نہیں ہے "ک" اسم ضمیر ہے علم نہیں ہے علم اسم ظاہر کی قسم ہے اسم ضمیر کو علم نہیں کہہ سکتے۔

۳۔ یہ قاعدہ جو مرزا نے تحریر کیا ہے وہ اس آیت میں ایک دوسری وجہ سے بھی جاری نہیں ہو سکتا کیونکہ آیت میں جملہ "متوفیک" میں متوفی اسم فاعل ہے اور اسم فاعل فعل مضارع کا حکم رکھتا ہے توفی نہیں ہے جو کہ ماضی کا صیغہ ہے اور قاعدہ میں لفظ توفی مذکور ہے اس لئے یہ قاعدہ آیت ہذا میں بالکل جاری نہیں ہو سکتا۔ (ہذا ما عندی واللہ اعلم)

چند حقائق چند دلائل

# رئیس قادیاں کا خاندان اور حکومت انگلشیہ

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

نوٹ:۔ حافظ محمد اقبال صاحب رنگونی کا یہ مضمون چار قسطوں میں تھا مگر ڈاک کی بدنظمی کی بنا پر پہلی اور چوتھی قسط ہمیں موصول ہوئی جو شائع کر دی گئی تھی اب دو قسطیں موصول ہوئی ہیں جو ترتیب وار شائع کی جا رہی ہیں۔ ادارہ حافظ صاحب موصوف سے معذرت خواہ ہے

قادیانی گروہ کے پریس سیکرٹری مسٹر رشید احمد چودھری نے اپنے مراسلے میں اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ قادیانی گروہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہرگز نہ تھا۔ مسلمان اپنے اس الزام کے لیے کوئی ثبوت فراہم نہیں کر سکتے۔

الجواب:۔ جہاں تک مرزا غلام احمد قادیانی کے انگریزوں کے خود کاشتہ پودا ہونے کا تعلق ہے اس کا اعتراف خود مرزا غلام احمد قادیانی نے تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۹ پر بھی کیا ہے غالباً رشید احمد کی ریسرچ کا رخ اس طرف نہیں ہوا ورنہ حقیقت ظاہر ہو جاتی کہ یہ سنی سنائی باتیں نہیں جو مسلمان کر رہے ہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات اور اس کے اشتہارات اس بات کے شاہد عدل ہیں۔ مجموعہ اشتہارات میں مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ تحریر آج بھی ملتی ہے کہ:۔

اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے (حصہ سوم صفحہ ۲۱)

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی اطاعت و فرمانبرداری تابعداری اور رضامندی اور مخالفت جہاد کے مسئلے پر جتنا کچھ لکھا ہے وہ اپنی جگہ الگ ایک داستان عبرت و حسرت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود بننے کی آڑ میں مسلمانوں کے ساتھ جو کھیل کھیلا اور مسلمانوں کو انگریزی حکومت کے خلاف جہاد کرنے سے سختی سے روکا اور مختلف طرق اپنا کر مسلمانوں کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کا کیا حال تھا اسے خود مرزا کی تحریرات میں دیکھ لیجئے!۔

میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے چنانچہ صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب کی چٹھی نمبر ۵۷۶ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۸ء میں یہ مفصل بیان ہے کہ میرے والد غلام مرتضیٰ رئیس قادیان کیسے سرکار انگریزی کے سچے وفادار اور نیک نام رئیس تھے اور کس طرح انہوں نے ۱۸۵۷ء میں رفاقت اور خیر خواہی اور مدد دہی سرکار دولت مدار انگلشیہ ظہور میں آئی اور کس طرح وہ ہمیشہ بدل ہوا خواہ سرکار رہے۔ گورنمنٹ عالیہ اس چٹھی کو اپنے دفتر سے نکال کر ملاحظہ کر سکتی ہے اور رابرٹ کسٹ صاحب کمشنر لاہور نے بھی اپنے مراسلہ میں جو میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ کے نام ہے مذکورہ بالا چٹھی کا حوالہ دیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشد۔ از آنجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مدد دہی سرکار دولت مدار انگلشیہ درباب نگہداشت سواران و بہرسانی اسپاں بخوبی بمنصہ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے اور باعث خوشنودی سرکار ہوا۔ لہٰذا بجلدوی اس خیر خواہی و خیر سگالی کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے.....

مرزا غلام مرتضیٰ صاحب (آپ کے والد) کی وفات سے ہم کو بہت افسوس ہوا۔ مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریزی کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا۔ ہم آپ کے خاندانی لحاظ سے اسی طرح پر عزت کریں گے جس طرح تمہارے باپ وفادار کی جاتی تھی ہم کو کسی اچھے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہے گا (دستخط از سر رابرٹ ایجرٹن بنام مرزا غلام قادر)

ہم بخوبی جانتے ہیں کہ بلاشک آپ اور آپ کا خاندان ابتداء دخل اور حکومت سرکار انگریزی سے جان نثاری اور وفاکیش اور ثابت قدم رہے اور آپ کے حقوق واقعی قابل قدر ہیں۔ اور آپ بہرنہج تسلی رکھیں کہ سرکار انگریزی آپ کے حقوق اور آپ کے خاندانی خدمات کو ہرگز فراموش نہیں کرے گی اور مناسب موقعوں پر آپ کے حقوق اور خدمات پر غور اور توجہ کرے گی (دستخط از ولسن کمشنر لاہور بنام مرزا مرتضیٰ)

مرزا غلام احمد قادیانی ان خطوط کی روشنی میں لکھتے ہیں کہ:۔ ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب اور میرا خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل و جان ہوا خواہ اور وفادار رہے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا ہے کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے اور اس بات کے یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ ان کرسی نشین رئیسوں میں سے تھے کہ جو ہمیشہ گورنری دربار میں عزت کے ساتھ بلائے جاتے تھے اور تمام زندگی ان کی گورنمنٹ عالیہ میں بسر ہوئی۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم صفحہ ۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کے کچھ مخالفوں نے انگریزی حکومت کو یہ خبر پہنچائی کہ مرزا صاحب کا خاندان انگریزی حکومت کے خلاف ہے جب پھر کیا تھا مرزا غلام احمد آپے سے باہر ہو گئے کہ اتنا بڑا جھوٹ کس نے کہا؟ برہم ہو گیا اور فوراً قلم حرکت میں آ گیا

اور لکھا کہ :۔

مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد بداندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں اس لیے اندیشہ ہے کہ ان کی ہر روز کی مفتریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کر وہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سر لیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں سب کی سب ضائع و برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے قدیم وفادار اور خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے صرف التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔

(مجموعہ اشتہارات حصہ سوم صفحہ ۲۲)

مرزا غلام احمد نے تو جان پیش کر دی تھی مگر انگریزوں کو اس کی ضرورت پیش نہ آسکی۔ مرزا غلام احمد صاف لکھتے ہیں۔

بے شک ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں ضرورت کے وقت جان بھی فدا کرنے کو تیار ہوں (رسالہ البلاغ مسمی بہ فریاد درد صفحہ ۲۳)

مرزا غلام احمد ایک اور جگہ رقم طراز ہے کہ :۔

یہ عاجز گورنمنٹ کے اس قدیم خیر خواہ خاندان میں سے ہے جس کی خیر خواہی کا گورنمنٹ کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی عملداری سے آج تک خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔ میرے والد غلام مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے مشہور خیر خواہ اور دلی جاں نثار تھے کہ وہ تمام حکام جو ان کے وقت میں اس ضلع میں آئے سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ انھوں نے میرے والد موصوف کو ضرورت کے وقتوں میں گورنمنٹ کی خدمت کرنے میں کیسا پایا۔ اور اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انھوں نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ کے وقت اپنی تھوڑی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے مع پچاس جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لیے اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لیے کمربستہ رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے گزر گئے۔ والد مرحوم گورنمنٹ عالیہ میں نظر میں ایک معزز اور ہر دل عزیز رئیس تھے، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور وہ خاندان مغلیہ میں سے ایک تباہ شدہ ریاست کے بقیہ تھے جنہوں نے بہت سی مصیبتوں کے بعد گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں آرام پایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دل سے اس گورنمنٹ سے پیار کرتے تھے اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی ایک میخ فولادی کی طرح ان کے دل میں دھنس گئی تھی (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم صفحہ ۱۰۹)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ :۔

(میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے) اپنے افعال سے صاف طور پر بار بار حکام پر ظاہر کر دیا تھا کہ ہم تمام مال و جان سے اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق گورنمنٹ برطانیہ کی امداد کے لیے حاضر ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس سوار بھی بہم پہنچا کر ۱۸۵۷ء کے شورو شر کے وقت میں گورنمنٹ کی نذر کیے اور پھر دوسری مرتبہ چودہ گھوڑے نذر کیے (کل ۶۴ ہو گئے) اور اس طرح وہ اور وقتوں میں بھی خدمات گورنمنٹ میں مشغول رہے اور وقتاً فوقتاً خوشنودی کی چٹھیات پاتے رہے اور انعام بھی ملتے رہے اور چالیس برس اپنی عمر عزیز کے (بلکہ پچاس سال) انہی خدمات میں انہوں نے بسر کیے۔ (مجموعہ اشتہارات دوم صفحہ ۱۲۴، صفحہ ۲۵۹)

مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا غلام قادر کا حال یہ تھا۔

پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

(مجموعہ اشتہارات صفحہ ۴۶)

۲۔ جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی مرزا غلام قادر ہوا سرکار کی عنایات اس کے شامل ایسی ہی ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں۔ (نور الحق صفحہ ۲۱)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس طرح کے کچھ نقشے اپنی مختلف کتب میں کھینچے ہیں جن میں اپنے باپ اور بھائی کی خدمات سرکار انگریزی کا تذکرہ نہایت زور و شور سے کیا ہے ان دونوں کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا نمبر آیا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بھائی اور باپ کی اطاعتوں کی لاج رکھی اور اسی ڈگر پر چلا جس پر ان کا خاندان چلا تھا مرزا لکھتا ہے :

جب بھائی فوت ہو گیا تو میں ان دونوں کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی لیکن میں صاحب مال و املاک نہ تھا سو میں سرکار کی مدد کے لیے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہ کروں گا جو اس میں احسانات قیصرۂ ہند کا ذکر نہ ہو (نور الحق صفحہ ۲۸)

۲۔ میں اس وقت سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان و قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیر دوں۔ اور میں نے نہ صرف اس قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا۔ (مجموعہ اشتہارات سوم صفحہ ۱۱)

تحریر: منظور احمد الحسینی

# بولتی تحریریں

## مرزا نے حج نہیں کیا

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے، بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے حج نہیں کیا۔ اعتکاف نہیں کیا۔ زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی"

(سیرۃ المہدی ص ۱۱۹ ج ۳ روایت نمبر ۶۷۲)

## تیسری رکعت میں فارسی نظم

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی حضور (مرزا) علیہ السلام بھی اس نماز میں شامل تھے تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور (مرزا جی۔ ناقل) کی ایک فارسی نظم پڑھی۔ جسکا یہ مصرع ہے۔

؎ اے خدا اے چارۂ آزار ما؟

(سیرت المہدی ص ۱۳۸ ج ۳ روایت ۷۰۰)

## مرزا کی خادمہ نے مرزا کے سامنے ننگے غسل کیا

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی ایک دفعہ اُس نے کیا حرکت کی۔ کہ جس کمرے میں حضرت (مرزا) صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں گھڑا تھا۔ جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی حضرت (مرزا) صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا۔ کہ وہ کیا کرتی ہے جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً نکلی۔ اُس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا "انہوں کچھ دیدا ہے"۔ یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے"

(ذکر حبیب ص ۳۸)

## مرزا کا سلطان ترکی اور اسکی حکومت کیلئے دعا کرنے سے انکار کرنا،

غالباً ۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے کہ لاہور میں ترکی سفیر جو کراچی میں ان دنوں متعین تھے اور جن کا نام حسین کامی تھا سیر کے طور پر آئے احمدی احباب تبلیغ کے شوق سے ان کے پاس پہنچے اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے حالات اُن کو سنائے ...... انہوں نے قادیان آنے .... کی خواہش ظاہر کی.... لاہور سے وہ امرتسر آیا..... اور امرتسر سے وہ قادیان آیا اور علیحدگی میں حضرت مرزا صاحب سے عرض کی کہ سلطان روم اور اس کی حکومت کے واسطے دعا کریں۔ مگر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا، کہ میں اپنے کشف میں ان لوگوں کی دینی اور اخلاقی حالت اچھی نہیں دیکھتا جب تک وہ اپنی اصلاح نہ کریں، ان لوگوں کے لئے دعا کی توجہ نہیں ہو سکتی۔ اس پر وہ بہت بگڑا اور لاہور واپس جاکر ہمارے مخالفوں کے ساتھ مل کر مخالفت میں اشتہار شائع کیا۔

(ذکر حبیب ص ۴۹)

## مرزا جی کا اسلام کے خلاف لکھی گئی کتاب کی ضبطی کے مطالبہ پر مخالفت کرنا

"جب ایک عیسائی (احمد شاہ نام) نے اسلام کے خلاف ایک کتاب بنام امہات المومنین شائع کی تو مسلمانوں میں اس کے متعلق شور پڑا اور انجمن حمایت اسلام لاہور نے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ایک میموریل پیش کرنا چاہا کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور اسکی اشاعت کو بند کیا جائے مگر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اس تجویز کی مخالفت کی"

(ذکر حبیب ص ۵۹)

## جہاد، درندگی ہے

"اگر ہم شر کو چاہنے والے ہوتے تو ہم جہاد وغیرہ سے لوگوں کو کیوں روکتے اور درندگی سے ہم مخلوقات کو کیوں منع کرتے.... ہم بدل خواہشمند ہیں کہ ہماری گورنمنٹ کے تمام معزز حکام ہمیشہ اسی اعلیٰ درجہ کے نمونہ انصاف کو دکھلاتے رہیں جو نوشیروانی انصاف کو بھی اپنے کامل انصاف کی وجہ سے ادنیٰ درجہ ٹھہراتا ہے اور یہ کس طرح سے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس گورنمنٹ کے پرامن زمانہ کو برا خیال کرے اور اس کے برخلاف مفسدہ بازی کی طرف اپنا ذہن لے جاوے.....

اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں"

مرزا غلام احمد کی تقریر مندرجہ (ذکر حبیب ص ۱۷۷)

## قادیانی مفتی محمد صادق کی شہادت

"۲۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء کے اخبار الحکم میں میرے ایک خط کا اقتباس درج ہے جو میں نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی خدمت میں لکھا تھا اسکی نقل درج ذیل ہے:-

آج چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ کا رسول اسکی طرف سے خلقت کیلئے رحمت اور برکت ہے"

(ذکر حبیب ص۴۷)

نوٹ:- اس حوالے سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کا "مفتی" مرزا قادیانی کو رسول مانتا تھا۔

## لوٹے میں پیشاب

"ایک دفعہ سفرِ جہلم کے دوران میں جبکہ حضور (مرزا غلام احمد) کو کثرتِ پیشاب کی شکایت تھی حضور (مرزا صاحب) نے مجھ (قادیانی مفتی محمد صادق) سے فرمایا کہ مفتی صاحب! مجھے پیشاب کثرت کے ساتھ آتا ہے کوئی برتن لائیں۔ جسمیں میں رات کو پیشاب کر لیا کروں میں نے تلاش کر کے ایک مٹی کا لوٹا لا دیا جب صبح ہوئی تو میں لوٹا اٹھانے لگا تا کہ پیشاب گرا دوں گا مگر حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) نے مجھے روکا اور کہا کہ نہیں آپ نہ اٹھائیں اور خود ہی لوٹا اٹھا کر مناسب جگہ پیشاب کو گرا دیا"

(ذکر حبیب مصنفہ قادیانی مفتی محمد صادق ص۳۲)

## چلتے ہوئے لکھنا

"بعض دفعہ حضور (مرزا غلام احمد) کمرے کی چھت پر ٹہلتے ہوئے، چلتے چلتے مضمون لکھا کرتے تھے ایک دوات ایک طرف دیوار میں رکھ لیتے تھے، اور ایک دوات دوسری طرف۔ دائیں ہاتھ میں قلم ہوتا اور بائیں میں کاغذ چلتے ہوئے لکھتے اسے عموماً گنگناتے ہوئے ساتھ ساتھ پڑھتے بھی جاتے (ذکر حبیب ص۳۲)

## سن عیسوی سے محبت

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اپنی تحریروں میں عموماً عیسوی سنہ اور تاریخ لکھا کرتے تھے۔ ہجری تاریخ اور سنہ کا بہت کم استعمال کرتے تھے"

(ذکر حبیب ص۳۵)

## بھیرہ مدینہ ہے

"ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) صاحب شہر بھیرہ شریف میں منڈی میں سے جا رہے ہیں جسکو وہاں گنج کہتے ہیں۔ جب یہ خواب میں نے حضرت (مرزا) صاحب کی خدمت میں عرض کیا تو حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا کہ بھیرہ کو قادیان سے ایسی مناسبت ہے جیسے کہ مدینہ کو مکہ سے کیونکہ بھیرہ سے ہم کو نصرت پہنچی ہے"

(ذکر حبیب ص۱۶۴)

## جاگ رہے ہیں نبیؐ کے غلام

شاعر عالم شیر عالم جے پوری

جاگ رہے ہیں نبی کے غلام — پاک وطن میں صبح اور شام
ختمِ نبوت کے ڈاکو مٹ جائیں گے — قافلے ابو جہل کے لٹ جائیں گے
گوروں کے ایجنٹ لندن سے بولے — مرزا بھگوڑے نے یوں لب کھولے
اپنے شیطانوں کو اُس نے پکارا — اے ربوہ والو میں مرشد تمہارا
مانا کہ جان بچا کے میں بھاگا — چھوڑ کے اپنی قوم کو ہائے بھاگا
ایسا رہبر تم کہاں پاؤ گے — جہاں بھی جاؤ گے جوتے کھاؤ گے
غلط راہوں میں تمہیں ڈال دیا ہے — کافر بنا کے اچھال دیا ہے
جھوٹے نبی کے جھوٹے پجاری — ربوہ کے جنگل میں رہیں گردباری
کل بھی ہار رہے تھے آج بھی ہاریں گے — ہر گام پہ مسلمان انہیں ماریں گے
فتح و نصرت تمہیں نہ ملے گی! — ناپاک دل کی کلی نہ کھلے گی!
خدا کے شیر نہیں خدا کے ہو دشمن — لوٹ نہ سکو گے نبوت کا گلشن
ملتِ اسلام سے کر کے بے ایمانی — رُسوا زمانے میں ہوتے قادیانی

یہ عالم ہے اب بوکھلائے ہوتے ہیں
دین کے دشمن گھبرائے ہوتے ہیں

# شائستگیٔ تحریر اور آسمانی فیصلہ

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل شمارہ ۹ میں
ایک قادیانی دوست مسٹر ایم اے شاہد کا خط شائع ہوا
ہے جس میں انہوں نے چند تجاویز پیش کی ہیں کہ رسالہ ہذا
کی باطنی خوبصورتی میں جدت اور نکھار پیدا ہو۔ منجملہ اور
تجاویز کے ایک تجویز یہ بھی ہے کہ۔

"اس کے باطنی حسن اور معیاری تحریر کے لیے بازاری
قسم کے الفاظ کی بجائے شائستگی الفاظ اور شریفانہ انداز
پاکیزہ خیالات اور تحریر میں نرمی کو مدنظر رکھا جائے تو رسالہ
جس کی مقبولیت میں مزید اضافہ ہوگا۔ اور شہرت کو دوام
ملے گا۔"

رسالہ ہذا میں کس قسم کی زبان استعمال ہوتی ہے
اس کا مختصر جواب کمال شائستگی سے محترم باوا صاحب نے
اس خط کے جواب میں دیا ہے۔ لیکن شاہد صاحب کی توجہ
بعض اور امور کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔

اور یہ کہ کاش انہوں نے اپنے مذہب کے بانی کی کتب
پڑھی ہوتیں۔ مشکل یہ ہے کہ قادیانیوں کی موجودہ نسل
صرف مرزا صاحب کے گدی نشینوں کی کتابیں پڑھتی ہے
یا ان کے کیسٹ سن لیتی ہے لیکن اپنے جھوٹے پیغمبر بانی سلسلہ کی
کتابیں پڑھنے کا ان کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔ ورنہ وہ ختم نبوت
کو شائستگی تحریر کی تلقین کرنے کی بجائے اپنے مرشد و پیشوا کی
شائستگی تحریر بھی کے تین حروف بھیج چکے ہوتے۔ بہر حال یہ
سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کے فدائی کارکنوں کے مقدر
میں ہی لکھی معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے بانی کی کتابیں بھی
پڑھیں اور آپ کو بھی سنائیں کہ ان میں کیسی کیسی "شائستگی"
اور بعید از عقل باتیں بھری ہیں۔

ویسے تو مرزا صاحب نے بڑی بڑی موٹی کتابیں لکھی
ہیں۔ جن میں انداز تخاطب دیکھا جائے تو بیسیوں ایسے
الفاظ ملیں گے جن کے لیے "بازاری" زبان کا لفظ تو بہت
معمولی ہے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی شائستگی
نام کی چیز نہیں ملتی۔ مثال کے طور پر میں مرزا غلام احمد کی
چھوٹی سی کتاب "آسمانی فیصلہ" کو پیش کرتا ہوں۔ یہ

**از قلم: محمد مسلم**

بہت چھوٹی سی کتاب ہے۔ لہٰذا آپ آسانی سے پڑھ بھی سکتے
ہیں۔ موٹی کتابوں کو تو آپ نے کبھی چھوا بھی نہیں ہوگا۔ کبھی
موقع ملے تو انہیں غیر جانبدارانہ نظر سے پڑھیں۔ ان شاء اللہ
ان میں تضاد، دھمکیاں، بازاری الفاظ کی کثرت دیکھ کر آپ
خود ہی تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں گے۔ "کتاب
آسمانی فیصلہ" اس سال قادیانی سربراہ کی طرف سے اپنے
نوجوان مریدوں کے امتحان کے کورس میں بھی رکھی گئی ہے۔ اس
لیے ہمارا یہ مضمون ان نوجوانوں کو امتحان پاس کرنے میں بھی مدد
دے گا۔

کتاب "آسمانی فیصلہ" چھوٹے سائز کے صرف ۹۰
صفحات پر مشتمل ہے۔ اور مشہور بزرگ عالم حضرت مولانا نذیر حسین
صاحب دہلوی کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہے۔ مولانا مرزا صاحب
سے عمر میں بھی بڑے تھے۔ ان کو کس انداز سے مخاطب کیا ہے
ملاحظہ فرمایئے۔

"میاں نذیر حسین صاحب کی حالت نہایت ہی قابل
افسوس ہے کہ اس پیرانہ سالی میں کہ گور میں پیر لٹکا رہے
ہیں اپنی عاقبت کی کچھ پرواہ نہ کی" (ص۳)

"اگر ان میں ایک ذرہ تقویٰ ہوتی" (ص۹) یعنی
اتنے بڑے عالم اور بزرگ پر یہ تہمت کہ اس میں ایک ذرہ
کا تقویٰ کا نہیں۔

"ہر چند کوشش کی گئی کہ وہ اس ناپاک طریق سے
باز آجائیں" (ص۲)

"سب باتیں میاں صاحب اور ان کے شاگردوں کی
سراسر دروغ بے فروغ اور محض اوباشانہ لاف وگزاف ہے" (ص۲)

"ان کی مفسدانہ اور اوباشانہ باتیں پہنچ چکا ہوں" (ص۳)

مفسدہ پرداز زبان اور ٹھٹھا کرنے میں بھی مہارت دیکھئے۔ صفحہ ۱۲
پر لکھتے ہیں "آفرین اے نذیر حسین تو نے خوب قرآن کی پیروی کی"
صفحہ ۱۳ پر "شیخ الکل صاحب" کہہ کر مذاق اڑاتے ہیں۔ (ص۱۳)
پر یوں پھول بکھیرتے ہیں۔

"یہ کیا شرارت اور بے حیائی کا بہتان ہے کہ میری نسبت
اڑایا گیا ہے کہ گویا میں نذیر حسین سے ڈر گیا۔ نعوذ باللہ میں
ہرگز ان سے نہیں ڈرا اور کیونکر ڈرتا۔ میں اس ایسے
کے مقابل پر جو مجھے آسمان سے عطا کی گئی ہے۔ ان مغلی ملاؤں
کو سراسر بے لعبر سمجھتا ہوں اور بخدا ایک مرے ہوئے
کیڑے کے برابر بھی انہیں خیال نہیں کرتا" (ص۲۱)

مشہور اہلحدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
کو کس مہذبانہ انداز سے مخاطب کیا ہے ملاحظہ فرمایئے۔

"بٹالوی کو انہوں نے بگلی کھلا چھوڑ دیا۔ اور اس پر
راضی ہو گئے کہ وہ ہر ایک طرح کی گالیوں اور لعن طعن سے
اس عاجز پر دانت تیز کرے ...... چوہڑے چماروں
کے بھی کان کاٹے" (ص۱۳)

اس زمانہ کے مہذب ڈوم اور نقال بھی تھوڑا بہت
حیا کو کام میں لاتے ہیں اور بھیتوں کے بھتے بھی ایسا کمینگی
اور بیہودگی سے بھرا ہوا تحریر اپنے حقیقت شناس کے سامنے
زبان پر نہیں لاتے ...... جب استاد محترم حضرت مولانا
نذیر حسین صاحب دہلوی ہی چڑیا کی طرح میرے پنجہ میں گرفتار

ہو گیا ...۔ شبالوی کی شوخیاں انتہا کو پہنچ گئی ہیں اور اس کی کھوپڑی میں ایک کیڑا ہے" (صفحہ ۲۰۰)

"اب بھی شبالوی کے لیے بہتر ہے کہ اپنی پالیسی بدل لیوے اور منہ کو لگام دیوے۔ شبالوی کو ایک مجنون درندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لیے چھوڑ دیا" (صفحہ)

اب ملاحظہ فرمایئے کہ علمائے اسلام و بزرگان دین کو کس شائستگی الفاظ بشریفانہ انداز اور نرمی گفتار سے مخاطب کیا ہے۔

ان سفلی ملاؤں کو سراسر بے بصر سمجھتا ہوں۔ اور سجھا ایک مرے ہوئے کیڑے کے برابر بھی میں انہیں خیال نہیں کرتا کیا کوئی زندہ مردوں سے ڈرا کرتا ہے" (صفحہ ۲۳)

مرزا صاحب نے اپنے ایک لڑکے کی نسبت الہام سے خبر دی تھی کہ یہ باکمال ہو گا۔ حالانکہ وہ صرف چند مہینے جی کر مر گیا۔ اس پر اپنوں پرایوں سب میں خفت ہوئی۔ اس خفت کو مٹانے کے لیے علمائے اسلام پر یوں برستے ہیں۔

"ان جلد باز مولویوں کو ایسی باتیں کہنے کے وقت کیوں لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت یاد نہیں رہتی اور کیوں یک دفعہ اپنے باطنی جذام اور عداوت اسلام کو دکھلانے لگتے ہیں اگر کچھ حیا ہو...." (صفحہ ۶۵)

"تعجب ہے کہ ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہو گیا" (صفحہ ۶۶)

اسلام کی رکیتی اب ان ننگ طینت مولویوں کی ایک بک سے رک نہیں سکتیں" (صفحہ ۹۹)

درشت الفاظ کے استعمال پر خود مرزا صاحب کے ضمیر نے بھی ملامت کی۔ مسٹر ایم۔ اے شاہد اور ان کے قادیانی دوست اندھی تقلید میں بہہ کر مرزا صاحب کے کلام کو شائستہ اور شریفانہ ثابت کرنے سے پہلے خود ان کے یہ الفاظ بار بار غور سے پڑھیں۔

میں نادم ہوں کہ نا اہل حریف کے مقابلے نے کسی قدر مجھے درشت الفاظ پر مجبور کیا۔ ورنہ میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں" (صفحہ ۱۰۱)

گو یہ عذر گناہ بدتر از گناہ والی بات ہے کہ جب ایک بات نیک فطرت کے خلاف سمجھتے تھے تو اس کا ارتکاب چہ معنی دارد۔ بہرحال قادیانی حضرات خود اپنے مرشد و پیشوا کی تحریر پڑھیں اور سر دھنیں۔ یہ انتہا ہے غیر مہذب انداز تخاطب کی کہ انسان کا اپنا ضمیر ملامت کرے اور وہ خود اپنی زبان سے اپنی درشتگی تحریر کا اقرار کرے۔

قادیانی نوجوانو! یہ تو مرزا صاحب کی ایک منی سی کتاب کے چند اقتباسات ہیں۔ اگر آپ کچھ فالتو وقت نکال کر غیر جانبدارانہ اور طلب حق کی سچی لگن سے اپنے جھوٹے پیغمبر کی موٹی موٹی کتابیں بھی پڑھیں۔ تو آپ کو بہت زیادہ درشت انداز تخاطب بلکہ مخاطب کو جگہ جگہ مغلظات اور گالیوں سے واسطہ پڑتا دیکھیں گے۔

آپ کے کورس کی اسی کتاب میں مرزا صاحب نے بعض جگہ غیر مشروط طور پر نبی ہونے سے انکار کیا ہے جبکہ آپ انہیں نبی اور رسول مانتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا

**"تعجب ہے کہ ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہو گیا"**

ہوں۔ جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔ اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں" (صفحہ ۸)

"دشمن قرآن نہ ہوا اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کر دے" (صفحہ ۶۵)

مندرجہ بالا تحریروں کے بارے میں آپ اپنے قادیانی مربیوں سے پوچھیں گے تو وہ آپ کو بتائیں گے کہ بعد میں مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس پر آپ اپنے علماء سے کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح تو مرزا صاحب اپنی مندرجہ بالا پہلی تحریر کے مطابق اسلام سے خارج ہو گئے۔ اور جب مدعی نبوت بقول مرزا صاحب دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ تو اس مدعی نبوت کے پیرو بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ تو اپنے قادیانی علماء سے پوچھئے کہ بھائی علمائے اسلام یا صدر ضیاء الحق نے قادیانیوں پر کیا ظلم ڈھایا۔ اپنے رہبر اور اپنی امت کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فیصلہ تو "حضرت صاحب" نے خود ہی کتاب "آسمانی فیصلہ" کے صفحہ ۸ پر کر دیا ہے۔ اور اب اس "آسمانی فیصلہ" میں کوئی شک نہیں رہا۔

بہرحال ہماری تو اب بھی یہی دعا ہے کہ آپ پیر مرزا صاحب کی لفاظی، تضاد بیانی اور حکومت و اقتدار ملنے کی کبھی نہ پوری ہونے والی بشارت کی حقیقت واضح ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے آپ کو دوبارہ امت محمدیہ میں شمولیت کی توفیق بخشے۔

ایک ضروری التماس سابق قادیانی بھائیوں سے ہے کہ وہ اپنی آپ بیتیاں کہ وہ کس طرح قادیانی ہوئے اور پھر کس طرح اس جنگل سے نکلے۔ تفصیل سے لکھ کر ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت کو ارسال کریں۔ اسی طرح جو قادیانی حضرات اپنی تنظیم سے کسی قسم کی شکایت رکھتے ہیں یا کوئی زیادتی یا تکلیف ان کو پیش آ رہی ہو تو وہ صیغہ راز میں اعتماد کے ساتھ جملہ حالات لکھ کر ایڈیٹر صاحب کو ارسال کریں۔ جہاں تک ہو سکا ہم تو قعہ تعالیٰ آپ کی تکالیف میں عملی مدد بھی کریں گے۔

## بقیہ:۔ مجمع الامراض

مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

(مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر صاحب قادیانی کے خود نوشت حالات مندرجہ حیات ناصر صفحہ ۱۴ مرتبہ شیخ یعقوب علی)

حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے تھوڑی دیر ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے۔ اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف مبہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گرے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی اس پر میں نے گھبرا کر کہا۔ اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے تو آپ نے کہا وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آپ سمجھ گئی تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشا ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ ہاں۔

(سیرۃ المہدی صفحہ ۱۰۹ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد)

مرزا غلام احمد اپنی تحریرات میں ہیضے کو قہر الٰہی کا ایک نشان قرار دیتے تھے جو سرکشوں پر بطور عذاب نازل ہوتا ہے خدا کی قدرت کہ اس مرض ہیضہ میں مرزا صاحب نے انتقال کیا اور ہیضہ بھی ایسا تیز کہ اچھے خاصے تھے۔ تصنیف تالیف میں مشغول تھے۔ شام کو سیر و تفریح کر کے گئے۔ رات کو بیوی کے ساتھ کھانا کھایا۔ یکایک دست اور قے شروع ہوئی۔ ہزار علاج کیا چند گھنٹوں میں جہنم رسید ہوئے

## بقیہ:۔ قادیانیوں کا دفن

| | |
|---|---|
| المشرکین فانہ لا حرمۃ لھم. | ہیں ان کی توہین ہے |

لامع الدراری صفحہ ۳۹۵ ج ۲

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| واما الکفرۃ فانہ لا حرج فی نبش قبورھم اذلا حرج فی اھانتھم | البتہ کفار کی قبریں اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی توہین کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ |

مزید آگے لکھتے ہیں:۔

| | |
|---|---|
| وان کانت قبور المشرکین فینبغی ان ینبش لانھا محل العذاب | اور اگر مشرکین کی قبریں ہوں تو ان کو اکھاڑ دینا چاہیئے کیونکہ وہ محل عذاب ہیں۔ |

(صفحہ ۳۹۶ ج ۲)

اس طرح کی عبارات فتح الباری صفحہ ۱۲ ج ۱۵ اور عمدۃ القاری صفحہ ۳۵ ج ۲ میں بھی مذکور ہیں۔ فقہ کی مشہور کتاب مراقی الفلاح میں ہے:۔

| | |
|---|---|
| واما اھل الحرب فلا باس بنبشھم احیتیم الیہ | اگر ضرورت ہو تو حربی کفار کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔ |

ھکذا فی عمدۃ الفقہ صفحہ ۵۳۶ ج ۳

مندرجہ بالا تمام عبارات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس مرزائی مرتد کی نعش کا مسلمانوں کے قبرستان سے نکلنا ضروری ہے فقط اللہ اعلم کتبہ، عبداللہ کلام عفی عنہ

## بقیہ:۔ اسم محمد

ساتھ نام رکھ لیا کرو اور جس کے تین بچے پیدا ہوئے اور اس نے ان میں سے کسی ایک کا نام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نہ رکھا تو وہ اس برکت سے محروم رہا۔ لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انگریزی میں مخفف کر کے لکھنے کا رواج فرنگی اور مرزائی سازش ہے۔

Mohammad کی بجائے M ۔ MOHD ایک مہمل اور بے معنی لفظ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو ایک مہمل اور بے معنی لفظ میں تبدیل کر دینا کسی مسلمان کے لیے ہرگز روا نہیں۔ نام پورا لکھنا چاہیے اس میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیے جو مہمل اور بے معنی لفظ لکھے اس کو منع کریں۔

لب بند ہتے ہیں "محمد" کا بھی کیا علم ہے شیریں
یہ میم تو مصری کی ڈلی گھول رہا ہے

## بقیہ:۔ فضائل صدقات

ایک حدیث میں مجاہدؒ سے نقل کیا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے قیام کا ذکر فرمایا اور حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ جن لوگوں کے پہلو رات کو بستروں سے دور رہتے ہیں، ان کے لئے حق تعالیٰ شانہٗ نے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا، اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا وسوسہ بھی پیدا ہوا نہ ان کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے نہ کوئی نبی، نہ کوئی رسول۔ اور اسی کا ذکر قرآن پاک کی اس آیت شریفہ میں ہے۔

# عظیم الشان سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ انتظام عالمی ختمِ نبوت کانفرنس (ربوہ) اپنی شاندار روایات کے مطابق پوری آب و تاب سے ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۸۶ء مطابق ۱۱، ۱۲ صفر ۱۴۰۷ھ بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء و مشائخ شرکت فرمائیں گے

ماتحت مجالس ابھی سے تیاری شروع کر دیں

## صدر و کارکنان مجلس استقبالیہ


## حیرت انگیز اثر والی خاص ادویات

**ایامی** عورتوں کے مخصوص ایام میں جملہ تکالیف کا مؤثر علاج۔
پیکنگ ۲۱ کیپسول ــــــ قیمت ۲۰/- روپے ــــــ

**حفظانی** اسقاطِ حمل کو روکتی ہے اور حمل کی حفاظت میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے ــــــ پیکنگ ۳۰ کیپسول قیمت ۲۵/- روپے

**حملانی** بے اولاد حضرات کے لئے، ایک خاص تحفہ۔ کورس ایکماہ ۹۰/- روپے

**ذکرانی** حمل کے دوسرے ماہ میں، استعمال سے ۹۵٪ نرینہ اولاد پیدا ہوتی ہے ــــــ کورس ۲۰۰/- روپے

**جریانی** جریان جیسی موذی مرض کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔
ــــــ کورس ۵ ایوم ۶۰/- روپے

**فاروقی دواخانہ** ــــ نزد جامعہ فاروقیہ شرقپور روڈ شیخوپورہ فون ۳۹۳۹

نوٹ: ادویات کی رقم پیشگی آنے پر دوائیاں ارسال کی جاتی ہیں

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3221

# لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ —— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

## رقوم بھیجنے کے لئے

**عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت** حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون —— 76338

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)**

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان - فون —— ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹